ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

آداب النساء

جسمین نماز کی ترغیب معراج کا حال ابتدائی
جہان کا سن و سال اور تعریف علما توصیف آل آدم
و حوا کی پیدایش چار کرسی چار خلیفے اور چار امام
انسان کے پانچ منزل و مقام کا مذکور ہی چار دشمن
انسان کے اور پانچ رکن اسلام کے اور پانچ قاعدوں کے
ساتھ چھ اولاد النبی گیارا ازواج مطہرات دو دو تین
تین نکاح ثانی شوہر کا حق گوشے کی بات اور کئی نقشے
وغیرہ کا بیان مسطو مستورات کے لئے مطبع حافظ محمد صاحب میں
بیسی محرم کو پانچویں بار بہ نہایت صحت سے چھاپے گئی

مطبع فردوسی لکھنؤ
۱۳۰۱ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

خدایا تو معبود ہی بے نیاز / زمین آسمان کرتے ہیں نماز

زمین پر جو ہیں درخت و جہان تمام / کھڑے ہیں عبادت میں ہو کر قیام

سبھی جو بنائے ہیں بندے سدا / رکوع اندر اپنے ترے ای خدا

بھی کیڑے مکوڑے جو ہیں سب کے سب / عبادت کے سجدے میں ہیں روز و شب

زمین کے پہاڑ اور ساری زمین / عبادت کے قعدے میں بیٹھے یقین

سبھی آسمان چاند سورج تمام / عبادت کی حرکت میں ہیں صبح و شام

ملک اور ارواح کر دبیان / طہارت دعا ذکر کے درمیان

غرض تیرے بندے تمام ای خدا / عبادت تیری کرتے ہیں سدا

کوئی ہیں قیام اندر ای بے نیاز / کوئی ہیں رکوع اندر ای کارساز

کوئی تجھ کو کرتے ہیں سجدے زیاد / کوئی بیٹھ قعدے میں کرتے ہیں یاد

مگر ہم سبھوں کو ای بندہ نواز / سبھی بندگوں بیچ کر سرفراز

نماز ایک بہتر سی نعمت دیا / نہ ایسی کسی کو عنایت کیا

ادا جس سے ہووے قیام و قعود / رکوع اور تسبیح و ذکر و سجود

بجا لانے اس ایک نعمت کو ہم / دیا ہم کو اعضا مناسب بہم

تجھے تا ہو دے پہلے ہم ای کبریا / تو پھر ہم کو ناپاک سے نطفے کیا

دیا ہم کو بعد آدمی کا جنم / کھلا خون پالا ہی اندر شکم

شرف کل دیا سب خلایق اوپر / بہت نعمتوں سے کیا بہرہ ور

عبادت کے خاطر دیا تن بدن / سمجھانے کو قدرت دیا دو نین
دیا ہم کو تعریف کرنے دو کان / بھلی بات سننے دیا ہے تو کان
دئے سات اعضے ہمیں بے خلل / کہیں سمجھے تا ہم ان اعضوں کا بل
جو کچھ ہے سو تیرا ہے اے کبریا / کہاں شکر تیرا ہو ہم سے ادا
مگر شکر کی جتنی توفیق ہے / سو شکر اتنا ہی ہم سے تحقیق ہے

نعت سرور انام صلوٰۃ اللہ علیہ و سلام

اجی بی بیان تم کو معراج ہے / نبی جو گئے تھے تمہیں آج سے
تمہاری ہی معراج جانو نماز / خدا سے ملاقی ہے تم کو نماز
نبی ایک شب شہر کے میان / سے تھے سوتے ہوئے گھر میں بیبی کے ہاں
وہیں جبرئیل آئے براق لے / تھا مسجد اقصیٰ طرف چلے گئے
وہاں سے نبی آسمانوں اپر / گئے عرش و کرسی کے بھی سیر کو
گئے لامکان تک فقط پاک ذات / گئے ہیں ملاقات خالق کے سات
جو کچھ دیکھنا تھا سو دیکھے نبی / جو دینا تھا سو سینے میں سبھی
ہو معراج سے آپ خود سرفراز / لے آئے ہیں امت کے خاطر نماز
سنائے ہیں امت کو ای امتو / وہ ای بی بیو باندیو غور تو
یقین رات کو میں گیا لامکان / گیا ہوں ملاقات حق سے وہان
بہت قدرتی کارخانوں کتین / دیکھا یا خدا انجم کو دیکھا ہوں میں
گیا اور آیا ہوں لحظے اندر / بچھونا یہاں تک کہ تھا گرم تر
لے آیا ہوں میں ایک تحفہ نماز / یہی تم کو معراج ہے با نیاز
اجی بی بیان ہو نبی پر نثار / دل و جان ان پر سے تم دیو وار
محمد نبی رحمت دو جہان / ہیں امت اپر باپ سے مہربان

عجب اون کی ہم پر ہے مہر و سیاہ — نہ خاوند و ماں باپ ہین وہ دیا
محبت تھی اورون کی تا چند سال — وے ماں باپ کی مہر تا انتقال
اسی طرح خاوند کی ہے سیا — وے سب غرضی دنیا کے ہین بیوفا
مگر دین و دنیا مین حضرت کی ذات — ہم امت اوپر ہی شفقت کے سات
نہ معراج مین بھی گئے ہم کو بھول — علینا مین ہمکو کئے ہین قبول
تحیات معراج مین کر ادا — سنے السلام علیک ندا
تب امت کو کر یاد خیر الوریٰ — علینا کہے پچھلے بعد از علے
علینا مین ہم کو لئے اپنے سات — علی مین سبھی بندگان صالحات
تشہد پڑہے تب ملائک تمام — درود ان پڑہو تم سبھی والسلام
اسی طرح وہ شافع دو جہان — کئے ہین اس امت کے غم خواریان
روایت ہی ایکدن نبی کے تئین — کہے حال دوزخ کا روح الامین
جہنم بہت ہے بڑے سے بڑا — ہزارون عذابون سے بنگ بھرا
ہزارون سے برسون کا دونگا ہی غار — خدا ہی کو گہرائی کا ہے شمار
پہاڑ ایک اگر گرا وے اسمین کوئی — تو جاوے اگر تا وہ برسون گئی
ہی آتش وہان کی بہت تیز تر — پہاڑون برابر ہین اسکے شرر
وہ آتش اگر سوئی کے ناکے سے کم — لے آون تو عالم ہو سارا بھسم
اگر ایک زنجیر لاون یہان — تو بدبو سے ہووے فنا یہ جہان
اسی طرح کے جملہ دوزخ ہین سات — یہ جس سے ہی مانگی کائنات
خدا کے جو دشمن گنہگار ہین — گنہگاری مین سخت بدکار ہین
ملک اون کے تئین طوق و زنجیر کر — لیجا اون کو ڈالینگے دوزخ اندر
کرینگے بہت اون کے تئین مار مار — تڑپتے رہینگے وہ برسون ہزار

بدل جاوینگے چہرے ہر ایک کے — کوئی کتے کوئی کوئی باندرے
ہر ایک قوم ہر ایک دوزخ اندر — رہیں تلملاتے ہو زیر و زبر
سبھی دوزخوں کا کئے جب بیان — رکھے ساتوان دوزخ ان سے نہان
بجد ہوکے پھر پوچھے حضرت نبیؐ — کہو ساتوین کا مجھے حال بھی
نبیؐ کو محبت سے روح الامین — لگا اپنے سینے سے چومے وہین
کہے نیچے انکھین کرای باکمال — بجھا لیو تم اپنی امت کا حال
وہین ایک دوزخ ہوا پس عیان — تھے جس مین ہزاروں مرد ہی زنان
گلے طوق ہاتھون مین زنجیر ڈال — کئے ہین جکڑ سب کو دوزخ کے پال
برا حال ہر ایک کا بے قرار — پڑا رو رہے ہین بہت زار زار
نبیؐ دیکھہ کر پوچھے جبریل سے — یہہ کس کی ہی آواز کہو تم مجھے
کہے جبرئیل امین نامدار — یے آپ کی امت کے ہین گنہگار
جو کرتے تھے دنیا مین کفر و حرام — بھی کرتے تھے شرک اور بدعت کے کام
نبیؐ دیکھہ کر اپنی امت کا حال — بہت غم سے رو رو ہوے ہین نڈھال
گئے اپنے حجرے مین پیغامبر — رہے اور حجرے کا در باندھہ کر
یہہ بدکار امت کی ہونے نجات — تھے سجدے مین روتے نبیؐ پاک ذات
کئے سجدے پر سجدے حد سے زیاد — دعا پر دعا کرکے امت کو یاد
اسی طرح پر سات دن بے قرار — تھے روتے سو روتے نبیؐ زار زار
ہوے گھابرے یار و اصحاب سب — نہ حجرے سے آئے نبیؐ کیا سبب
پکارو تو کچھہ بھی نہ کرتے تھے بات — فقط التجا تھی خدا ہی سے سات
سبھی لوگ جا جا کے خالی ہو آئے — پڑی چو طرف غل مچی ہائے ہائے
سنے بی بی خاتون جب یہہ خبر — جو حضرت نبیؐ کے ہین لخت جگر

بہت غم سے رو اور ہو کر اداس
سفر رستے دروازے اوپر بلال
کہے بی بی ان کو یہ کھولو کواڑ
مرے باپ کو دیکھ کر سات دن
بلال ہو نگو پوچھے کہ اے جان باپ
ہو بی بی دکھا می بہت غم کے ساتھ
کہے ای خدا اب تو ئی کھول دی
کہ میں دیکھونگی روے مبارک فدا
ستادر کھلا بی بی اندر گئے
نبی ہین مصلے اوپر بیقرار
گئین انکھیان سوج اور چہرہ ہی زرد
ادب سے کہے ای خدا کے رسول
ہوکا بیکو روتے یہ کیسا ہی غم
تڑپتی ہون ہین لوگ ہین بیقرار
کہے کیا کہون ای جگر گوشہ آج
جہنم ہین امت کے تین دیکھ کر
پریشان ہون دیکھ امت کا حال
اسیواسطے در جناب خدا اٹھا
وہ بی بی بھی اپنے اٹھا دونو ہاتھ
بہاتے تھے آنسو بھی کرتے تھے آہ
وحی لاے جبریل پھر ایک بار

سے چلے آئے جلدی سے حجرے کے پاس
نہ جانے کیسے دیتے اندر بلال
ہین اوپر مرے آج غم کے پہاڑ
ہوے جس سبب سے مجھے غم کٹھن
کئے ہین منع آپ کے باپ جان
جناب خدا ہین اٹھا دونون ہات
مرے باپ جان سے ملا دے مجھے
دیون اپنے دل کو تسلی بھلا
مشرف ہوے پاک دیدار سے
دعا اور زاری ہین ہین زار زار
بدن ناتوان آہ کرتے ہین سرد
مرے باپ جان کیون ہوکے ہو ملول
کہو مجھ سے ای باپ جان یہ الم
سبھی اہل بیت آپ کے زار زار
ہوے سات دن ہی مکدر مزاج
دھڑکتا ہے دل اور لرزتا جگر
اسیواسطے دل اوپر ہی ملال
پڑا کر رہا ہون دعا پر دعا
مناجات کرتے تھے والد کے ساتھ
ابھی کہتے آئی پیمبر دسے پناہ
کہے کچھ کیا رحم پروردگار

نبی جب کہے یا امتی آئیو
کہ جبرئیل امین امی نبی
تو یا ہووین منھ ان کے حیوان سے
مگر عورتون کے پکڑ چوٹیان
فرشتے پکڑ کے لیجاوین گھسیٹ
غرض سمجھ [illegible] سو [illegible] خدا
غرض تھا نبی [illegible] کا حکم
اجی یا نبی بیان کیون [illegible] کفر
کرو غور حضرت کا کیا حال تھا
زمین تو بھی تم ان کو کس بات کا
غرض تھا نبی کو یہی صبح و شام
تھے دنیا مین جب تک نبی پاک ذات
ہوا وقت رحلت کا جب عنقریب
جو کرنے لگے تھے سبکو فرمائے کام
[illegible] نبی رسول خدا ایک روز
[illegible] پہلے تعریف پروردگار
کہ ای لوگو اب تم خبردار ہو
خدا پاس سے قاصد اب آئیگا
مین البتہ قاصد کی مانونگا بات
سو دیتا ہون اب تمکو بہتر دو چیز
وہ قرآن ہی ایک کلام خدا

ہو کس طرح امت کی حالت کہو
جہنم مین جاوینگے جب امتی
نہ جکڑینگے طوق اور زنجیر سے
گنہگار مردون کے بھی داڑھیان
جہنم مین ڈالین بہت مار پیٹ
کئے شکر کا [illegible] اور
سدا مارتے ہی [illegible] تھے امت کا وہ غم
تمہاری [illegible] گئی ہی کدھر
تم امت کے خاطر سے بیحال تھا
دل آخر ان کو ہی بخشا خدا
بھلائی ہو امت کی اپنے تمام
سنائے سبھون کو ہدایت کی بات
کئے جمع سب کو خدا کے حبیب
سنانا تھا جو سنائے تمام
دئے خطبہ پڑھنے کہ یا صدق [illegible]
نصیحت کئے بعد سب کو پکار
کہ مین آدمی ہون [illegible]
پیام ایک مجھ پاس وہ لا[illegible]
یقین اس جہان سے گذرونگا [illegible]
تم البتہ دونون کو جانو عزیز
بدی اور نیکی ہو جس سے جدا

کہ ہی نور اسمین ہدایت ہی نیک   خدا کی طرف سے وہ رستی ہی ایک

جو پکڑا اسے سو ہوا کامیاب   جو چھوڑا ہوا دو جہان مین خراب

تمسک کرو اس پہ تم استوار   یہہ فرما کے ترغیب دی بار بار

بھی فرمائے دُسری مِری آل ہی   اسی پر چلو اسکی جو چال ہے

مین اللہ کو اب دلاتا ہون یاد   مِری آل کے باب مین خیر باد

مین اللہ کا دون تمہین واسطہ   مِری آل کے باب مین واسطہ

مین اللہ کا آل کے باب مین   دیون واسطے اسکے آداب مین

نہ قرآن سے وہ آل ہوگی جدا   ملے تک مرے ساتھ کوثر پہ آ

پس اب سوچیو تم کہ بعد از مرے   وے دونون سے کیا کرکے بتلاؤگے

تنبیہ

یہان یک حدیث اور بھی آئی ہی   جو موجود ہے بیچ مشکات کے

کہ فرمائے حضرت نے اصحاب کو   خبردار تم ہو رہو صاحبو

مرے اہل بیت اب تمہارے لئے   گویا کشتی ہے نوح کی جانئے

جو کشتی مین آیا سو پایا امان   جو چھوڑا اسے مر گیا رائیگان

فائدہ

پس اب اس سے حاصل یہی بات ہی   کہ جو آل حضرت کے ہی ساتھ ہی

یقین وہ بچے کفر و دوزخ سے یوں   بچے کشتی نوح سے لوگ جیون

جو آل نبی سے کرے سرکشی   نہ اونکی چلا چال پر باخوشی

وہ آب ضلالت مین ڈب کر مرے   مرے جس طرح امتی نوح کے

یہان تک کہ فرزند یک نوح کا   اسی آب طوفان مین ڈوبا موا

اسی طرح آل نبی سے کوئی   نہ تا تا کی اپنے کرے پیروی

وہ بھی گمراہی مین پڑا سربسر
پڑا جس طرح نوح کا وہ پسر

اگر اور کوئی مومن پاک سن
چلا اہل بیت نبیؐ کی چلن

بچا آفتون سے وہ بھی اسطرح
بچے امتی نوح کے جسطرح

اجی بی بیان آل و قرآن ہے
محبت رکھو جان و ایمان سے

سنو بات جو کچھ ہے قرآن کی
ہمیشہ کرو آل کی پیروی

نہ قرآن کے برضد کرو تم عمل
نہ پیرو ہو غیرون کی بد چال چل

مخالف نہو آل و قرآن کے
نہ لو مول تم گمرہی جان کے

نبی تو تمھین کہہ دئے صاف صاف
خبردار پس تم کرو مت خلاف

تمھارے لئے پھر علیہ السلام
کئے نائبان اپنے قایم مقام

وے ہین نائبان سچ صحابہ تمام
ستارون سے جنکا ہی اعلی مقام

مدح اصحاب

اجی ہان مکہ تم سنو عنقریب
ہو مکہ مدینہ تمھارے نصیب

تھے لے مدینے مین جب مصطفیٰ
بہت انکے اصحابؓ تھے باصفا

کیا جنکی تعریف پروردگار
سراہے نبیؐ اُن کے تین باربار

چنانچہ کہے اسطرح سے نبیؐ
صحابہ مرے جون ستارے سبھی

جب اُن سے کیسکی کرو پیروی
وہی پیروی پیروی ہی مری

سب اصحاب مین تھے خلیفے چہار
وے چارون نبیؐ کے بڑے دوستدار

ابوبکر صدیقؓ حضرت عمرؓ
تھے شسرے نبیؐ کے ہی مشہور تر

نبیؐ کے دو داماد عثمانؓ علیؓ
وہ چارون خلیفون مین تھے یکدلی

خدا ان سے خوش تھے نبیؐ اون سے راضی
پس ان پر کسی کا نہین اعتراض

اگر کوئی ہو اُن سے کینہ کرے
وہ کینہ اوسی کو کمینہ کرے

سنائے صحابہ کو حضرت نبیؐ
اگر رافضہ کوئی اصحاب کو
رسولؐ خدا جب کہ رحلت کئے
ابو بکر سے پہلے خلافت پر آئے
خلافت کئے عدل وانصاف سے
خلافت کئے دو ارائی برس
جنازہ مرا تم لیجا سر بسر
کہو السلام علیک ای حبیب
اگر حکم ہو آئیگا ای شفیع
اسیطرح مل سارے اصحاب دین
جنازہ رکھے آستانے اپر
یکا ایک دروزہ آپی کھلا
ملا دیو تم دوست کو دوست سی
پھر آئے خلافت پہ حضرت عمرؓ
نہ کس کو ستائے نہ کسکو دکھائی
جب آخر کو پائی شہادت عمرؓ
ہمارے پیمبر برے حق شناس
اگر ہوتا شہروں سے ظلم و ستم
رکھے اپنے سر وںکو دنیا میں سات
غرض ایک روضے میں تربت ہیں تین
سمجھا دیکھو سنّی کے درمیان سے

کہ صدیقؓ و عثمانؓ عمرؓ جنتی
سکھے گورے کالے تو ہو زرد رو
وسے چاروں خلیفے خلافت کئے
جو بھا دین حق سب کتین کہہ سنائے
کسی کا کبھی حق تلف نین کئے
وصیت کئے موت کے وقت پیس
نبیؐ کے رکھو آستانے اپر
اب آیا ہی صدیق در پر غریب
نہیں تو چلا جائے گا در بقیع
جنازہ سے پہلے لیکے آخر کے تین
سکھے جیسا فرمائے تھے بو بکر
بھی آئی محبت کی دین یک سدا
سب اصحاب خوش ہو دفن کردئے
کئے کام کل عدل و انصاف سے
بڑی رہ بھلی راہ سبکو دکھائی
اسی طرح دفنائے روضہ اندر
رکھے اپنے سر دن کتین اپنے پاس
نہ رکھتے تھے سات اپنے انکو ہمیں
رکھے بعد رحلت بھی اپنے سنگات
اجی بی بیان ست شکو ہی یقین
یہہ روضہ تھین اٹھہ کھڑا شان سے

بھی عثمان غنی جب خلافت پر آئے — تمامی کو احکام دین کے سنائے

کیا ان سے بھی دشمنوں نے فساد — شہید انکو سب مل کے کئے نامراد

پھر آئے خلافت پہ حضرت علی — کئے خارجی ان سے بھی دشمنی

کیا ان کتئیں ابن ملجم شہید — دیا ہاتھ سے دین و ایمان پلید

ابھی ہی بیان ہیں یہ قصے دراز — کرو ذکر چھوڑو نشیب و فراز

اماموں کا بیان

اجی بی بیان اب حنیفہ سنو
حنیفہ سنو تم شریفہ سنو تُ

امامان بھی ہین نائبانِ رسول
کرو دین کی بات ان سے قبول

امام اعظم اول دوم شافعی
سوم مالک احمد چہارم صحی

یہی چار ہین مجتہد حق شناس
نکالے چھپے مسئلے کر قیاس

سبھی لوگ چین اور مہ چین کے
انہین سے لئے مسئلے دین کے

سنو ان کی پیدایش انکی وفات
بھی دنیا مین تھے کب تلگ باحیات

نامان	امام اعظم	امام مالک	امام شافعی	امام احمد حنبل
پیدایش	۸۰	۹۵	۱۵۰	۱۶۴
وفات	۱۵۰	۱۷۹	۱۰۴	۲۴۱
مدت	۷۰	۸۴	۵۴	۷۷

عالمون کا ذکر

اجی بی بیان جاہلہ مت سنو
اب احوال کچھ عالمون کا سنو

کہ فرمائے حضرت نبی مصطفی
کہ ہین عالمان ورثۃ الانبیا

مگر ان کو دنیا سے الفت نہو
بھی کچھ حاکمون ساتھ انسیت نہو

اگر کچھ بھی دنیا کا جھاسا رکھین
یا حکما سے آسا ذراسا رکھین

تو ان عالمون سے رہو تم بچے
کہ تحقیق وے چور ہین دین کے

فقط عالمان ہین وہی بے ریا
لقب جنکو ہے ورثۃ الانبیا

غرض آل و قرآن صحابہ تمام
بھی علمار دین اور چارون امام

دلیلون حدیثون وے سب کے سب
ہدایت کو امت کے ٹھہرے سبب

صح العلماء ورثة الانبیاء ما لم یدخلوا فی الدنیا فاذا دخلوا فی الدنیا والسلاطین فاحذروهم فانهم لصوص الدین ۱۲

بیے سب ہم پہ حضرت کے احسان ہین ۔ کل امت کی خوبی کے سامان ہین
خدا ان پہ برساوے رحمت مدام ۔ ہزارون ہزارون ہزارون سلام

مقدمہ

اجی ای بیان دین کی شوقیان ۔ مقدم ہی تم کو یہان یہہ بیان
کہ جب سے خدا نے بنائی جہان ۔ حساب اسکا اس ہی اوپر ہی عیان
حکیمون نے تسپر بھی انداز سے ۔ بتایا حساب اس کا آغاز سے

١٩٥٥٨٤٩٥٠

کروڑ اکے انیس کیجو شمار ۔ بھی پچپن لگا چوراسی ہزار
بھی کچھ کم سرس سال نوسی پچاس ۔ کیا ہی حکیمون نے شمسی قیاس
کہا پھر حکیمون نے جب وہ خدا ۔ یہہ دنیا سے فانی کو پیدا کیا
بنایا ہی یک دور جس کا شمار ۔ تیتالیس لاکھ اور بیسی ہزار
ہین اس دور مین پھر قرن چار چار ۔ وے قرنون کے برسون کا کیجو شمار
پہلا قرن راستجگ نام ١٧٢٨٠٠٠ ۔ دوسرا قرن تریتا نام ١٢٩٦٠٠٠
تیسرا قرن دوائر نام ٨٦٤٠٠٠ ۔ چوتھا قرن کل جگ نام ٤٣٢٠٠٠
قرن چاروان جب گذر جائیگا ۔ خدا چاہے وہ دور پھر آئے گا
سگے دور یون ہی گئی یک گذر ۔ اب آیا ہی آخر کو دور بشر
ہمارے وے مان باپ آدم حوا ۔ ہی انکا زمانہ ابھی حال کا
کہ تاریخ ہے انکی ساتھی ہزار ۔ اوپر دو سو آئے ہین کیجو شمار
گئی دور گذرے تھے ہوکر جہان ۔ زمین پر نہ تھا آدمی کا نشان
فلک کے اپر سب ملک ذات تھے ۔ زمین کے اوپر سارے جنات تھے
وے جن آتشی ہین کہ ان کو خدا ۔ فقط ایک آتش سے پیدا کیا

ہزاروں سے ہیں جنیاں فوج فوج
سمندر میں ہیں جس طرح موج موج

انہیں سے تھا ابلیس جن آتشی
مثال اگ کے اس مین تھی سرکشی

یہی آرزو اسکو تھی صبح و شام
ملے بادشاہی زمین کی تمام

اسی واسطے تھا عبادت کیا
بہت پارسائی کی عبادت کیا

فلک پر وہ جاتا تھا ہر روز رات
ملایک سے اہل کے رہتا تھا سات

غرض تھا یہی اس کو شام و سحر
خلیفہ ہوں میں زمین کے اوپر

کہا ہی خدا اسنے ملائک سے جب
زمین پر خلیفہ بناتا ہوں اب

فرشتوں نے بولے تب ای کبریا
وہ خانہ خرابی کرے گا سدا

عبادت کے خاطر تو ہم ہیں تمام
تجھے یاد کرنے کتین صبح و شام

خدا اسنے کہا ہی مجھی کو خبر
تمہیں اسکا معلوم ہیں خیر و شر

حضرت آدم علیہ السلام کی پیدایش کا بیان

اجی بی بیان آدمی زاد یو
سنو حضرت آدم کی بنیاد کو

ارادہ کیا جب خدا ای جہان
کہ آدم کا پیدا کروں جسم و جان

وہیں جبرئیل امین سے کہا
زمین پر سے ہر قسم کی خاک لا

معاً جبرئیل آئے لینے کو خاک
زمین ان سے کی عرض ای پاک ذات

تو کیوں مجھ سے لیتا ہی مٹی نکال
کہے جبرئیل اوس کو امر تعال

کہ چاہا خدا اسنے تری خاک سے
بنا آدمی کو خلیفہ کرے

خلافت زمین کی ہو اسکو تمام
مطیع اسکے ہووینگے سب خاص و عام

کہی وہ خدا کی پناہ ہی مجھے
خبردار میرے سے مت خاک لے

وہ میرے سے ہو کر کرے جب گناہ
سبب اسکے میں ہوونگی رو سیاہ

پلٹ آئے جبرئیل نزد خدا
کہے کیا کہوں تو تو ہی جانتا

مجھے سنتے ہی وہ ترا نام پاک ۔ نہ ہمت بری تا لیون اس سے خاک
میکائیل وہین اسرافیل بھی ۔ سے گئے خالی آئے نہ کچھ بھی لئی
سے گئے عزرائیل اور کر آئے کام ۔ زمین کی نہ چلنے دیئے والسلام
لئے خاک ہر قسم کی کر کے زور ۔ سفید و سیہ سرخ شیرین و شور
سے گئے جمع یک ایک مٹھی شتاب ۔ سے گئے لیکے اس کو خدا کے جناب
خدا اسکو رکھوایا اس جاے پر ۔ جہان اب ہی کعبے کی دیوار و در
چہل روز یکسان وہ عالیجناب ۔ غم و عیش کا اسپہ برسایا آب
مگر عیش برسا فقط ایک دن ۔ وے باقی کے دن رنج و محنت کٹھن
اسیواسطے ہی ہر انسان پر ۔ خوشی کم سے کم رنج و غم بیشتر
ملایک پھر اس کو گئے ہین خمیر ۔ خمیر اس کی جسوقت ہوئی بینظیر
خدا اسکو وادی نعمان مین ۔ ملائک سے رکھوایا میدان مین
پھر اس خاک سے احسن الخالقین ۔ بنایا ہی یک قالب نازنین
تعجب کئے دیکھ اس کو ملک ۔ فدا ہو رہے اس اپر یک بیک
پھرا کرتے اطراف اس کے تمام ۔ کہین ابلیس بھی آرہا اوس مقام
نچھایا اوسے خوب زیر و زبر ۔ منعا کر گیا اپنے دل کے اندر
ملایک سے بولا پریشان ہو ۔ نہ تم اس کے تئین دیکھ حیران ہو
وہ خالی ہی یک کالبد خاک کا ۔ گڑھے کھودرے ہین فقط جا بجا
رہے پیٹ بھر سست سرتا قدم ۔ مریگا اگر ہووے خاکی شکم
کیا حکم پس روح کو کردگار ۔ سو حاضر ہو اروح دین ایکبار
وہ آیا ہی جسوقت قالب کے پاس ۔ اسے دیکھتے ہی کہا ہو ہراس
کہ یہہ جاے تاریک اور تنگ ہی ۔ مجھے اس مین رہنا بہت ننگ ہے

تعدی سے وہ خالق جسم جان کیا روح کو قالب مین روان
جب آدم کے سر روح داخل ہوا تو الحمد للہ کہے با صفا
کمر تک ہوا روح کا جب اثر تو اٹھنے پہ آدم نے باندہی کمر
ابھی پاؤن تک روح آیا نہین وہین اٹھ کھڑے ہو گئے بر زمین
کہا حق نے اس وقت یہہ بات ہی برا جلد باز آدمی ذات ہے
بہر طور وہ روح عالی مقام سرایت کیا تن بدن مین تمام
پھر آدم کو سکھلایا پروردگار سب اشیا کے نامون کتین ایکبار
نمونہ بتا ادن کو ہر چیز کا خبردار سب بات سے کر دیا
خدا پھر تمامی ملائک اوپر وے چیزون کو ظاہر کیا سر بسر
کہا ادن کو تم ہو اگر صادقان وے چیزون کے بتلاؤ نام و نشان
ہو عاجز کہے سب ملک ایکبار سراہا وین تجھی کو ہم ای کردگار
نہ ہم کو کسی چیز کی ہے خبر مگر تو نے جتنی دئی ہے خبر
توئی جانے تحقیق تو ہی علیم تری حکمتین ہین بجا ای حکیم
خدا بعد اس کے کہا ای صفی وے نامون سے تو انکو تو آگہی
پس آدم نے چیزون کے ہر ایک نام سنائے ملائک سینے ہین تمام
خدا پھر ملک پر کیا یون ندا نہین اول تمھین کیا نہین تھا کہا
کہ تحقیق مین عالم الغیب ہون زمین آسمان بیچ ہے غیب جون
عیان ہی مری ذات پر کلہم ابھی وہ جو دکھاتے چھپاتے ہو تم
بزرگی جب آدم کی ثابت ہوئی جو ان سے ملک کو ہوئی آگہی
خدا پھر کہا ہی فرشتون سی جب کہ آدم کو سجدہ کرو سب کے سب
سب آدم کو سجدہ کئے ایکبار نہ ابلیس سجدہ کیا نابکار

نہ سجدہ کیا وہ کیا سرکشی | ہوا دائمی لعنتی آتشی
غرض اس کے بعد از ہین قصے دراز | خدا کو خبر اسکا راز و نیاز
جب آدم ہوے پیدا ای باشرف | تن تنہا پھرتے تھے ہر ایک طرف
جدھر تھے بیابان تھے | پہاڑ اور جھاڑ اور حیوان تھے
نہ اپنے سا کوئی اونکو آتا نظر | اودا اسی سے پھرتے تھے شام و سحر
بھی آرزو دل مین تھی آپ کو | کہ ہم [illegible] اپنا کوئی اور ہو
صحبت سے تا ہین رہوں اسکے سات | رہے وہ بھی الفت سے میر سنگات
پس انکا خدا نے دیا مدعا | کہ جوڑے کتین ان کے پیدا کیا

حوا علیہا السلام کی پیدائش کا بیان

اجی بی بیان تم سبھی لی بیا | ہوا مان حوا کی سگی بیٹیان
جگت مان وہی ہین جنے خاص عام | جگت باپ آدم علیہ السلام
اول جمعہ مین آیا آدم مین دم | ہوا دوسرے مین حوا کا جنم
کہ یک روز آدم صفی نام ور | سترک سو رہے تھے کسی جا نے پر
ملائک وہین آ بحکم خدا | سے کئے بائین پہلو سے پھسلی جدا
اسی سے بنائے حوا کا جسم | قد و قامت و شکل و صورت بہم
سے کئے آن واحد مین سب کچھ تیار | سبھی ڈیل ڈول آ گیا ایکبار
جوانی توانائی عقل و شعور | مہیا ہوا ان کو جو تھا ضرور
ملک انکی پہلو کتین جوڑ دے | گئے سب حوا کو وہین چھوڑ دے
نہ پہلو مین ان کے ہوا کچھ اثر | تھے سوتے فراغت سے بے خبر
بجھائے جو آدم نے کھول آنکھ کو | نظر آئی محبوب یک رو برو
اسے پوچھے تو کون کیا نام ہی | خدا نے کہا خود حوا نام ہے

وہ باندی ہماری دئے ہم تجھے
بہت خوش ہوئے حضرت نیکذات
سنا حکم آیا خبردار ہو
مہر کیا ہی پوچھے کہا تب ودود
کہے ہیں محمد کو جانو نہیں
وہ ہو ویگا تیرے ہی اولاد سی
پڑھے ہے حضرت آدم صفی دس درود
خدا ہی ہوے دونوں کا قاضی ہوا
بحکم خدا پھر ملایک تمام
لباس اور زیور پہنا ایک بار
بٹھا تخت زرین اپر شان سے
جب آدم حوا پاے اعلی مقام
کہا اس طرح ان کو خلاق نے
پھرو جو طرف جا تماشہ بدل
مگر پاس گندم کے ہرگز نہ جاؤ
تھے آدم حوا چین و آرام سے
پس ابلیس دونوں کو دیکر دغا
کیا گھر سے بے گھر وہ خانہ خراب
جب ابلیس طاؤس سے یون کہا
بنا ناچ کر اور بچھ پاؤں چل
وہیں جا کے وہ ناچتا ناچتا

سے کئے ہم نے پیدا تیرے واسطے
بر ماننے کو چاہیے وہیں اپنا بات
مہر پھیلے دو بعد ازان خوش ہو
محمد کے اوپر پڑھو تم درود
کہا حق وہ ہی خاتم المرسلین
بنایا ہوں تجھ کو اسی واسطے
ملایک تھے اسوقت ہوکر شہود
نکاح ان کا آپس میں آپی ہوا
اسی دن بنا آیا ابھی وقت شام
دئے زیب و زینت سنوار سنگار
لیجا ان کو جنت میں داخل کئے
علیہ السلام و علیہا السلام
کہ تم دونوں جنت میں تک جائے
چکھو میوے جنت کے تم بے بدل
اگر کھاوگے تم تو ظالم کہاؤ
سرافراز ہو حق کے انعام سے
نکلوایا جنت سے گندم کھلا
گیا آپ دوزخ کو پانے عذاب
تو آگئے حوا اور آدم کے جا
کنارے انہیں لا تماشے بدل
کنارے پہ جنت کے آیا چلا

حوا اور آدم او سے دیکھتے
کہا سانپ سے جا کر ابلیس دین
پس ابلیس کو سانپ منہہ مین لیا
پہنچایا جب آدم حوا کے تئین
بہت مکر و حیلے انہون سے کیا
خدا سے عتاب آیا ان کے اوپر
ملائک چلے آئے بے قیل و قال
کمر سے کمر بند کھولے وہین
غرض حال سے ان کو بے حال کر
سراندیپ مین جا کر آدم گرے
گرا جا کے ابلیس ہو بے حواس
گرا سانپ اس جا سے پر بیگمان
خدا جانے کوی یک بیابان مین
بہت حضرت آدم کے تئین غم ہوا
شب و روز روتے رہے بیقرار
اودہر رو رہے تھے حوا زار زار
اسی طرح گذرے کئی ماہ و سال
کیا ان کے توبے کو تین مستجاب
کہا ان کے تئین جاو کعبے طرف
چلے آدم مکا آئے کعبے کے پاس
مقابل ہو کعبے کے وہ سرفراز

کنارے کی دیوار تک آرہے
تو دیوار پر سے چل اب سیر تین
دیا چھوڑ دیوار پر وہ لیجا
خوش آمد بہت سے کیا وہ لعین
غرض کھا گئے گندم آدم حوا
نکل جاو جنت سے با یک دگر
لئے تاج آدم کے سر سے نکال
برہنے کئے پس انہون کے تئین
دئے پھینک سب کو زمین کے اوپر
حوا ہو کے جدے مین بیدم گرے
جو میسان ہی جا کے بصرے کے پاس
جہان شہر آباد ہی اصفہان
گرا جا کے طاوس میدان مین
نہ وہ غم انہون سے کبھی کم ہوا
تھے اپنی خطا کے اوپر شرمسار
جدائی سے خاوند کے بیقرار
پھر ان پر کیا فضل ہے ذوالجلال
دکھایا اجابت کی راہ صواب
ادا حج کرو اور پاو شرف
حوا بھی وہین آ ملے بے حواس
ادا وہان کئے تین دو رکعت نماز

کئے ہین دعا پھر خدا کے جناب
پھر آدم حوا ل رہے یک دگر
دو اولاد ہونے لگے صبح و شام
اسی طرح چالیس دن ایکسان
بہن آج کی کل کے بھائی کے سات
ہوے پیدا لوگ ان سے لاکہون ہزار
انہین کے سب اولاد اور آل ہین
ہزارون ہوے انبیا اصفیا
کرورون ہوے بادشاہان اجاز
اسی طرح سے قافلے قافلے
زمانے کا دیکہو جو یہہ طور ہے
ہو دین ہم بھی ایکبار زیر زمین
گو یا ہم مسافر ہین یک جان ہین
نبی جی اس لئے ہم کو فرما گئے
جہان یہہ گو یا جھاڑ ہی سایہ دار
کچھ آرام پا پھر وہان سے چلا
پس اب اس سے حاصل یہی ہی کلام
مسافر وہی ہی کرو تم یقین
مسافر کو لازم ہی منزل مقام

مناجات ان کی ہوئی مستجاب
سو اولاد ان سے ہوے بیشتر
بہن بھائی آپس ہین تھے نیک نام
ہوے پیدا ہر جا آباد ہونے جہان
نکاح ان کے تین کر دئے ہاتون ہات
کرورون کرورون ہوے بیشمار
ہم ان کے ہی بال اور گوپال ہین
کرورون ہوے اتقیا اولیا
نہ اتنے ہون شاید زمین پر پہاڑ
یہہ دنیا کے درمیان آئے گئے
ہمارا یہی آخری دور ہے
کسی کو یہان پائیداری نہین
یہہ دو دن کی دنیا کے مہمان ہین
یہی یک مثال اپنا بتلا گئے
مین اسمین ہون جون یک مسافر سوار
مجھے بھی اسی طرح جانو بھلا
کہ ہم سب کے سب ہین مسافر تمام
کہ آوے کہین سے بھی جاوے کہین
سنو منزلون کا بیان اب تمام

پہلی منزل طلب ہی

اجی بی بیان سچ مسافر ہو تم	تمھین منزلین پانچ ہین کلہم
مسافر ہو تم آئے ہو از عدم	اول صلب منزل ہی دوم شکم
ہزارون کیا گشتین گرد گار	ہوا صلب مین تب تمھارا قرار
کئی دن رہے صلب مین تم تمام	وہان سے اوتر آئے دوسرے مقام
سنو جب تم انسان کھاوے غذا	غذا ہضم ہوتی ہی وہ چار جا

ہضم اول

غذا جب کہ جاتی ہی معدے کے بیچ	تو ہوتی ہی پک پک کے مانند پیچ
مغلظ جو تگدا ہی اس پیچ کا	وہی پاپخانے کو باعث ہوا
پھر اس پیچ کا جو ہی اصل اور کس	رگون سے جگر مین پہنچتا ہی بس

ہضم دوم

جگر مین بھی پکتا ہی وہ دوسرے بار	تو ہوتی ہین اخلاط پیدا چہار
لہو بلغم و صفرا سودا بنے	بدن کے ہین قوت کو چارون جز
جو فضلہ ہی خلطون کا پیشاب ہی	عیان جس مین اخلاط کا باب ہی
جو اخلاط کا ہی خلاصہ اصل	تمامی رگون مین ہی اوس کو دخل

ہضم سوم

رگون مین وہی اصل پکتا ہی اور	تو ہوتی ہی پیدا رطوبت بغور
رطوبت ہو پیدا بحسب مزاج	وہ جاتی ہی اعضون مین کرنے علاج

ہضم چہارم

رطوبت پھر اعضون مین پکتی ہی پس	ہی اسکے خلاصے سے اعضونکو بسپر
خلاصے سے بچکر ابر جاوے جو	وہی ہی منی آدمی جس سے ہو
جو فضلا ہی آخر کے وہ ہضم کا	پسینہ ہی بال اور میل بقا

غرض ایسے کئی صنعتون سے خدا / ہضم کو ہضم مین ہضم کر دیا
کیا ہضم چوتھے سے نطفہ تمام / رکھا ہی دماغ اندر اسکا مقام
اترتا ہی وہ نطفہ پس مغز سے / پچھے کان کے رگ سے ہوتے ہوے
نخاع اندر آتا ہی وہ بے گمان / جو ہی سینے اور پشت کے درمیان
وہ پھر پیٹ کے مینکے ہر دون کے لے / ہو گردون مین آ پیچ انثیین کے
سگا مردکی شرم گہ سے نکل / پہنچتا ہی شہ مین رحم کے اچھل
اسیطرح عورت کے سر منی / پچھے رگ سے کانون نکلے ہوتی ہوی
اترتی ہی سینے طرف سے بہم / پہنچتی ہے اگر بہ عنق رحم
حرکت سے باہم گر ہر دو آب / رحم مین پہنچے ہین باہم شتاب
بہت مختصر ہی یہان یہہ بیان / نہ کہنے زبان ہی نہ سننے کو کان
غرض اس طرح پہلی سے آئے / شکم دسری منزل ہی آرام پائے

دوسری منزل شکم کی

اجی بی بیان تم چلے ہو کہان / شکم دسری منزل ہی اترو یہان
تھکے ہو یہان چند ٹھہرو ضرور / نہ آگے بڑہو کہ یہ منزل ہی دور
کہ آگے تمھارے کہل گھاٹ ہی / غلط کے بل جا تو پھسلاٹ ہی
غرض ہر دو آب منی یک دگر / ہون چالیس دن مل کے یکحال پر
وہ چالیس دن بعد علقہ بنے / بھی چالیس دن بعد مضغہ بنے
غرض تین چالیس دن مین تمام / اسی گوشت مین اعضے ہوین تمام
سر و سینہ پشت و کمر پاؤن ہات / بھی ناک انکھ ہر ایک موقع کے سات
ہون بال تک جلد حسن بے حسن / بھی رنگ روپ خوخصلت مرد و زن
مذکر کرے یا مونث کرے / جو چاہے خدا یا مخنث کرے

پھر جان وہ احسن الخالقین — بنایا اسے خوش شکل نازنین
نہ ہاتھی طرح سونڈ سر تن دیا — نہ اونٹون کے مانند گردن دیا
جب اس پر گذر جائین مہینے چہار — اسے جان دیتا ہی پروردگار
وہ ہل چل کرے تب بلا دست و پا — اسے ناف سے پہنچتی ہے غذا
لکھین قسمت اسکی جو ہی نیک و بد — بھی روزی لکھین مرنے جینے کا حد
وہ رہتا ہی اکڑو رحم کے اندر — رکھے اپنے ہاتون کو رخسار پر
سر اپنا رکھے مان کے سر کے طرف — رکھے پیر و مان کے کمر کے طرف
حفاظت کو بچے کے پروردگار — ملائک کو رکھتا ہی لیل و نہار
تا اسکو رکھین چین و آرام سے — بھی کام آوے اسکے سبھی کام سے
پھر اسکو ترقی رہے صبح و شام — یہان تک کہ دن اسکے ہو دین تمام
تولد کے ایام جب ہو قریب — کہین یون فرشتے او سے اے حبیب
سہہ جاے نجس ہی یہان سے نکل — محل ایک دنیا ہی تیرے بدل
وہ جاے کشادہ ہی راحت فزا — ہزارون قسم کی وہان سے غذا
سہہ تنگی مین کب تک رہیگا تو تنگ — نکلجا یہہ ظلمت سے ہوکر بتنگ
فرشتون کو دیتا ہی وہ یون جواب — مجھے تم کیا چاہتے ہو خراب
نہ جاؤن وہان مین رہونگا یہین — تمھارا کہا مجھ کو باور نہین
ملک پھر کہین اسکو سمجھا منا — اسے چل وہان ہی وہ بہتر سرا
غذا چرب و شیرین ہی ستھرا لباس — بھی ہی رنگ برنگ اور پھولونکی باس
اگر تو ادہر سے ادہر جاے گا — اسے دیکھ اس کو بسر جائیگا
وہ کہتا تمھاری ہین باتین غلط — یہی بیٹھا ہی جاے عشرت فقط
تب اس پر ملک زور سے ہون رجوع — تو ہو درد زہ حاملہ کو شروع

نہ اس درد کا کر سکون مین بیان
کہ وہ تو تمہارے اپر ہی عیان

کہ یکبار جا جان پھر جان آئے
نہ جنتے پر اس کو کچھ ارمان آئے

ازو سن پڑوسن سبھی یکبار
جمع ہو کے روتین اسے گھیر گھار

بچاری نہ وہ پار ہوتی نہ آر
خدا ہی کرے پار تو ہووے پار

نہ حکمت حکیمون کی وہان کام آئے
نہ حاکم حکومت کو اپنے چلائے

وے مان باپ کی کچھ بھی چلتی نہین
کسی کی وہان دال گلتی نہین

سبھی ہار مانین وہان خاص و عام
خدا ہی وہ تنگی سے دیوے خلاص

جب امیدوارون کا رشتہ ستے
اسی کشمکش بیچ موتن بھتے

کرے فضل تب ایک ایسا خدا
کہ ہو سر کے بل مان سے بچہ جدا

دیکھو کیسے صاحب کے وہ کار ہین
وے کام اسکے اس کو سزاوار ہین

وہ نابود لطفے کو وے کر وجود
یہہ دنیا مین اسکو کیا ہی نمود

شکم مین وہی جان دیا نان دیا
سبھی مشکلین اسکے آسان کیا

رہے طفل وہ جب تلگ خورد سال
پلایا اسے مان سے شیر حلال

اُسے بعد معدے مین قوت دیا
دیا دانت کھانے کا لذت دیا

اٹھایا بٹھایا چلایا اوسے
جوانی بڈھاپا دلایا اوسے

اجی بی ہو سارے ہم جولیو
نہ تم ایسے خالق کے تین بھولیو

تھے نابود تم بے نشان بے مکان
دیکھو تم کو لایا کہان سے کہان

یہان اب تو دنیا مین تم آئے ہو
خبردار دنیا ہی مین مت رہو

تیسری منزل

اجی بی ہو خواب سے جاگیو
یہہ دنیا سے دین کے طرف بھاگیو

حقیقت کو دنیا کے تم جانئے
اسے تیسری منزل ہے پہچانئے

خدا اسکو مہمان خانہ کیا ❊ مسافر اترنے ٹھکانہ کیا
مسافر ہو تم ہی یہہ دنیا سرا ❊ کنارے قیامت کے بنکر دھرا
تا اسمین مسافر سبھی خاص و عام ❊ عمر بھر کے چند روز کے مقام
کرین نیک کامون کا توشہ تیار ❊ چلین اپنے صاحب طرف ایکبار
یہہ دو دن کی دنیا کا بازار ہی ❊ جو کوئی یہان ہی خریدار ہی
نہ دنیا کو جانو بڑی چیز ہے ❊ وہ مردار گندی سڑی چیز ہی
وہ مردار کو چاہینگے جو کوئی ❊ وے کتے ہین فرماے حضرت نبیؐ
یہہ دنیا ہی جانو بڑی بے وفا ❊ نہین وہ کئی ہے کسی سے وفا
اگر کوئی دنیا کو جانے عزیز ❊ ضرور اسکو دار رہین چار چیز
اسے پہلے دنیا کا ہووے خیال ❊ خیال ایسا پھر اس سے چھٹنا محال
دوم اسکو درویشی ایسی ملائے ❊ کبھی مال و زر اسکو نا جمع آئے
سوم اس طرح اس کے دل مین ہو غم ❊ نہ ہرگز جدا ہووے اسکے جنم
اسے ایسی امید ہو چار ہوین ❊ درازی کو جس کے ٹھکانہ نہین

تنبیہ

اجی بی بیان اب کرو تم خیال ❊ یہہ دنیا ہی انسان کے سایہ مثال
اگر دترو کتنا ہی سایہ طرف ❊ نہ سایہ لگے ہاتہہ اجی باشرف
اگر بھاگو سایہ کے تئین چھوڑ کر ❊ سے چلے آوے وہ پیٹ سے دوڑ کر
اسی طرح جانو یہی دنیا کا حال ❊ کرہی پھانسی کرنے وہ پلکی چھنال
بنا رنگ و روپ اور جادوگری ❊ دکھاتی ہے نخرے وہ نخرے بھری
جب اس کے طرف کوئی عاشق ہوا ہے ❊ وہ بدذات دسری طرف بھاگ جائی
کبھی ہاتھ مین اس کے آتی نہین ❊ اگر آوے بھی بھاگ جاوے وہین

چلے چہوڑ جب اوس کو دہو اسے ہات
وہ بدذات آتی ہی پھر سات سات

اسی طرح سے چیلے کر صبح و شام
ٹھگا لیوے پونجی عمر کی تمام

کروڑون اسی طرح سے مر گئے
ہو آخر کو بے مایہ سب سر گئے

نتیجہ جو دنیا کا ز وحال ہے
بچھا دیکھو کیا اوس کا بد حال ہے

کہے بو ہریرہ کہ یک دن نبیؐ
یہہ دنیا سے کرنے مجھے آگہی

پکڑ ہات ہین ہات وہ باشرف
مجھے لے گئے گھوڑ تھا جس طرف

پڑی تھین بہت چندیان گھوڑ پر
کرفتی بھی تھی جا بجا بیشتر ؛

بھی مردون کی تھین ہدیان جا بجا
کہے مجھ کو ای بو ہریرہ بجھا

جو ہین چندیان گھوڑ کے آسپاس
ہی دنیا کے عمدون کا عمدہ لباس

کرفتی وہ دنیا کے ہین نعمتان ؛
یہہ حال ان کا ہو کر پڑے ہین یہان

پڑی کھوپری جو ہین بے مغز پوست
نہ اب کوئی ہے یار ان کا نہ دوست

وہ حرص و جو اسے بھرے تھے غرور
تو یہ ان کو مٹی کرے چور چور

جو ہین ہدیان گھوڑ پر منتشر
وے دنیا کے لوگون کے ہین جانور

جنہون پر وہ پھرتے تھے ہو کر سوار
سو اب اس طرح ہو گئے خوار و زار

بھی فرمائے حضرت علیہ السلام
قیامت کی جب ہووئیگی دہوم دہام

کئی مرد و زن آوین اس روز چل
پہاڑون برابر ہون جن کے عمل

تو اس وقت فرماویگا ذوالجلال
کہ ان سب کو تئین دیوون دوزخ مین ڈال

صحابہ نے پوچھے کہ ای حضرتا
تھے دنیا مین وے تو بڑے پارسا

سبب کیا کہ پھر ان کو دنیا عذاب
تب انکو نبی نے دئے یون جواب

وے دنیا مین سچ پارسا تھے مدام
نماز اور روزے رکھے صبح و شام

مگر دیکھتے کام دنیا کا جب ؛
بدل دوڑتے اس طرف تب کا تب

حدیث نبیؐ اور بھی آئی ہے
کہ یہہ دنیا جس دل کے تئین بھائی ہی

یقین ہے حق اس دل کو اندھا کرے
وہی دل جہنم مین آوندھا کرے

جو دنیا مین دل کے تئین نا دھرے
خدا دل کے تئین اس کے بینا کرے

بے استاد سیکھے وہ علم و ہنر
خدا ہی رہے اس کے تئین راہبر

محبت مین دنیا کے جو شاد ہے
یقین جانو دین اس کا برباد ہے

رکھے دین کا دل مین کوئی خیال
وہ کر دیوے دنیا کے تئین پائمال

کہ دنیا و دین مین بہت فرق ہی
ہی یک ان مین مغرب دوجی شرق ہے

جو مشرق کو جاوے سو مغرب نپائے
جو مغرب کو پاوے سو مشرق نجائی

بھی فرماے ہین اس طرح سے نبیؐ
یہہ دنیا قیامت مین جب آویگی

ہری آنکھیان اسکی ہے بدھی کا حال
بڑے دانت ہاتھی کے جیسے نکال

بڑی وضع سے آئے گی روبرو
کہین مرد و زن دیکھ اس شکل کو

خدایا یہہ ہے کون بھوندی بلا
ملائک کہینگے سبھی برملا

یہہ دنیا ہی جس واسطے تم تمام
گرفتار غفلت مین تھے صبح و شام

پڑے تھے خرابی مین جسکے بدل
بھی کرتے تھے آپس مین جنگ و جدل

پھر اسکو جہنم مین ڈالین لیجا
تو دنیا کرے گی وہین التجا

الٰہی مرے دوستان ہین کہان
مرے ساتھ کر دے رہو نہین جہان

کہے گا خدا ان کو بھی ڈال دو
پس ان دنیا دارون کا نہ وحال ہو

اسی واسطے دین کی ہی بیان
یہہ دنیا سے نت مانگتی یقین امان

حکایت رابعہ بی بی

بی بی رابعہ عابدہ نیک نام تھی
تھی بیزار دنیا سے خود صبح و شام

عبادت کا رکھہ اپنے دل مین خیال
شب و روز محنت سبھی ماہ و سال

وہ روزہ رہے ایک دم سات دن
صبح سے رہے روزہ تا وقت شام
جب ہوئی ساتوین شب انیر عیان
نہ کچھ قوت ان کے بدن مین رہا
کہ ای رابعہ ناتوان ہون مین آج
قضارا کتورے مین تھوڑا طعام
کہا حق دیا ہی کرو تم قبول
اسے گھر مین رکھکر وہ روشن دماغ
چراغ آئے تک لے کے وہ نیکنام
ہو خاموش کوزہ اٹھائے چلے
لے آئے تلک آپ گل ہی چراغ
لگا سئے تلک منہہ کو کوزہ اٹھا
ہو غمگین سب بے کہی ای خدا
منگا آیا آواز غیب ان اوپر
رہے آرزو مال و زر کی اگر
مگر دور مجھہ سے رکھون گا ضرور
مجھے یا یہہ دنیا کو اختیار کر
کہی رابعہ ای خدا بخش دے
مجھے کیا ہی غم جب تو میرا ہوا
یہہ کہکر گئے وان سے جنگل طرف
سوے تک وہین تھے عبادت میان

گذرتا تھا ہر روزہ افطار بن
رہے شام سے صبح تک در قیام
سو بی بی نہایت ہوئی ناتوان
سو نفس انکا فریاد کرنے لگا
بغیر از غذا کچھ نہین ہے علاج
کسی شخص نے لا دیا وقت شام
رہو شکر مین تا ہو نعمت حصول
گئے آپ باہر لے آنے چراغ
کوئی جانور کھا گیا تھا طعام
تا افطار روزہ کرے آپ سے
دکھیاری ہو دل مین وہ روشن دماغ
چھپتا تا تھہ سے ان کے گر پھٹ گیا
یہہ بیچاری زن پر تو چھپتا ہی کیا
کہ ای رابعہ تیرے دل کے اندر
لے دیتا ہون ساری جہان وقف کر
نہ بتلاؤن گا میرا نور ظہور
کہ یک دل مین دو کا نہو گا گذر
کہی ہون مین اب توبہ اس بات سے
گئی دور دل سے جو تجھہ سوا
نہ بستی مین پھر آئے وہ با شرف
خدا ہی پر آخر کو سونپے ہین جان

تنبیہ

روایت ہی یک روز پیغامبر ۔ ملاقات کو آئے خاتون کے گھر
نجھائیے تو کیا ہی کہ وہ پاک ذات ۔ تھی کنگن کو پہنی ہوئی اپنے ہات
پلٹ گئے وہین سے رسول خدا ۔ سو بی بی کے دل مین بہت غم ہوا
حضرت ہاتھ سے اپنے کنگن نکال ۔ رکھی یک طبق بیچ وہ خوشخصال
رسول خدا پاس بھیجے وہین ۔ جو چاہو کرو آپ اس کے تئین
نبی خوش ہوے اور دیکر دعا ۔ کہے اپنے لخت جگر پاس جا
کہ ای جان مان میری لخت جگر ۔ یہے دنیا کے چیزین ہین سب مال و زر
نہ کچھ ہم کو دنیا سے نسبت رہے ۔ کہ آخرت سب ہمارے لئے
اجی بی بی بیان دیکھو اب غور کر ۔ جو فرمائے حضرت نے کس طور پر
نہ دنیا کا چاہو تمہین مال و زر ۔ کہ اس مال و زر سے ہی ہمکو ضرر
ضرورت موافق کرو اپنا کام ۔ لباس اور گھر دار آب طعام
ضرورت سے چاہو اگر کچھ زیاد ۔ یقین جانو دنیا لگی نامراد
خدا اگر دیا ہی بہت مال و زر ۔ کرو شکر اس پر کرو مت فخر
سنو کیا کہا ہے وہ پروردگار ۔ کرو خوب دل مین تم اپنے بچار

اِنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ وَّزِیْنَةٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَیْنَکُمْ وَتَکَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ

وَالْاَوْلَادِ

چہل کھیل زینت بڑائی و جنگ ۔ بہت مال بچون کی رکھتی امنگ
یہی چیزین دنیا کے ہین نامراد ۔ یہی دین مین ڈالتی ہین فساد
چہل یعنی دنیا کے چیزون کو تک ۔ بدل ان اپر دور جا تا ہلک
سنو کھیل ہر ایک ناشاد ہی ۔ عمر جس مین ناحق کے برباد ہی

وہ زینت ہی اپنے کو کر ٹیپ وتاپ ‏ غریب و غنی کو بتانا ہے آپ
بڑائی وہی آپ کرنا فخر ‏ ہین ایسی ہون ویسی بڑی نامور
بزرگی کے لوگون سے رکھکر امنگ ‏ جھگڑنا ہی لڑنا ہی کرنا ہی جنگ
بہت مال و اولاد چہنا تمام ‏ یہی دنیا الفت ہی اسکی حرام
بھی فرماے حضرت کرو تم تمیز ‏ کہ دنیا ہی ملعون اور اسکی چیز
مگر جو خدا واسطے کے ہون کام ‏ وہی کام ہین نیک جانو تمام
بھی فرماے ہین اس سے ناخوش خدا ‏ فخر کو جو دنیا کریگی سدا
مگر بے ریا ہوئے ہر ایک سے ‏ موافق ضرورت کے دنیا کرے
قیامت مین منہ اسیے محتاط کا ‏ چمکتا رہے چودہوین چاند سا
بس اب تم سمجھ کر کرو کام کو ‏ جو کام آوے آخر کے انجام کو
شکم صلب سے تم یہان بہہ آئے ‏ وہان کام کچھہ بھی کئے نا کراسئے
اسی جانے ہی تنگ تمہارا قیام ‏ جو ہین کام کرنے کے کرلو تمام
یہہ بازار دنیا کا ہی گرم تر ‏ کرو دین کا سودا تم دیکھ کر
خبردار دنیا مین تم مت پھسو ‏ خلایق مین دنیا کے بھی مت گھسو
کرو نفس کے سر کے تین چور چور ‏ بھی شیطان ملعون سے ہو دور دور
وہی دین کے دشمنان ہین چہار ‏ تم ان دشمنون سے نہو دوستدار
نہ ان سے رکھو تم کبھی نیک ظن ‏ یہی چار ہین دین کے راہ زن
سنو پہلے وے دشمنون کا بیان ‏ کرو کام تم دین کے بعد ازان

پہلی دشمن دنیا ہی

یہہ دنیا ہی دشمن تمہارے بدل ‏ جھٹک دیو تم اس کو دل سے اول
خدا کے پیارون کی دشمن ہے وہ ‏ عدوے خدا کی بھی دشمن ہی وہ

وہ ہر یک کو اللہ سے پھیر کر	پھا رکھتی ہے دام مین گھیر کر
مگر نیک ہوتے ہین اس سے الگ	پھسے جائین بدبخت دنیا مین لگ
نہ دنیا سے الفت رکھو بال بھر	ہی اس کی محبت گناہون کا سر

دوسرے دشمن خلایق ہین

بچو تم خلایق سے ای بی بیان	خلایق وہی ہین جو دنیا کی مان
وے دشمن تمہارے ہین انصاف سے	پچھانو تم ان کو ان اوصاف سے
کہ دشمن ہین تین ایک اپنا عدو	دوم دوست کا اپنے ہووے عدو
سوم ہووے جو اپنے دشمن کا دوست	وہ بھی دشمن اپنا ہی بے مغز و پوست
بس اب تینون دشمن تمہارے ہوے	خلایق ہین دشمن سوم قسم کے
کہ دشمن کے وے دوستان ہین تمام	رہو ان سے بیزار تم صبح و شام
اگر ہون خلایق سگے سو درے	غریب غنی لوگ ہمسایہ کے
خلاف شرع جب نہو کوئی بات	مروت محبت کرو سب کے سات
رہے جب خلاف شرع کوئی کام	بدی اسکی پہلے سنادو تمام
اگر مانے بہتر ہی ای جان مان	نہین تو رہو آپ اپنے ٹھکان
خبردار مت ان کے نیڑے رہو	زروے شرع ان سے بچکر رہو
اگرچہ ہو ماں باپ مانو نہ بات	کرو خدمت ان کی نہو ساتھہ سات

تیسرا دشمن نفس ہے

سو دشمن جان ہی نفس دغل	جو ہو دوست بیٹھا ہی زیر بغل
وہ حکمان جگاوے تمھارے اپر	ہو اس مین تمہارا نفع یا ضرر
بخیلی حسد ظلم و غیبت حرام	ریا حرص و کینہ وغیرہ تمام
اوسی کی صفت ہین وہ ہی سگ صفت	کرے کوئی اسکی کہان تک صفت

وہی سگ صفت نفس ہر روز رات — رکھا ہی تمھاری لگام اپنے ہات
سراپا ہو غالب تمھارے اپر — جدہر چاہتا پھیرتا ہے ادہر
نہو اس کے تابع تم ای بی بیان — برا عیب ہی خوب سوچو یہان
تمھارا ہی جان شاہ عالی مقام — وزیر عقل نفس اسکا ادنی غلام
تو لازم ہی تم کو غلام اپنا — رکھیں حکم مین اپنے تابع بنا
عجب ہی جب الٹا تمھارا ہو کام — وہ صاحب تمھارا تم اسکے غلام
اگر تم نوازا دو اسے با خوشی — کمینہ وہ کرتا رہے سرکشی
مت اس کو نوازو کرو مار مار — ہمیشہ اسے کر رکھو خوار زار
وہ دشمن تمھارا ہی نادان دوست — کبھی مت پتیاؤ اسے جان دوست
وہ احسان فراموش ہی سگ صفت — نہین سگ صفت بلکہ ہی بد علت
اگر سگ کو تم ایک لقمہ کھلائی — جہان تم کو دیکھے وہین دم ہلائے
نگہبان ہو کر رہے در پہ لیٹ — وہین جھوٹے جھاٹے سے بھرتا ہی پیٹ
مگر بد علت نفس ہے ناصواب — خراب آپ سارا کرے بن خراب
وہ گھر کا ہی دشمن برا گھر دباؤ — لگاؤ بجھاؤ ہی لنکھا جلاؤ
اگر جب تم اس کی سنو بات کو — تو دیکھو گے آخر کے تین گھات کو
وہ پہلے غدری سرکشی کی خواہش دلائے — بری چیزین بعد لیجا کھپائے
جب اسکے کہے پر کروگے عمل — تو دیکھو گے دارین مین تم خلل
غرض وہ ہی دشمن تمھارا برا — تمھارے دبانے کو پیچھے پڑا
اسے تم سکھاؤ ادب صبح و شام — رکھو ہاتھ مین اپنے اسکی لگام
نہین تو تم آخر کو پچھتاؤ گے — کبھی اپنے کئے پر سزا پاؤ گے
پچھتانا آخر نہ کام آئے گا — ندامت سے ہاتھون کو ملے نوا

[illegible]

چوتھا دشمن شیطان ہی

کبھی شیطان کو تم کرو مار مار
وہ دشمن ہی چوتھا برا نابکار

کرو بد دعا اس کو اللہ پاس
کہ بچو گھر اس کا خدا تاس ناس

وہ آدم کے تھین گھر سے بے گھر کیا
حوا کو بھی جنت سے باہر کیا

تھا آدم حوا کا وہ دشمن بڑا
اب اولاد کے ان کے پیچھے پڑا

تم آدم حوا کے ہو اولاد و آل
سبب اسکے دشمن ہے وہ ماہ و سال

تمھارے بھی بچون کا دشمن ہے وہ
انہین دین و دنیا کا رہزن ہی وہ

پنہ مانگو تم اس کے وسواس سے
کہ وسواس ہی فعل خناس سے

وہ ملعون کی ہی جاے ہر دل کے پاس
سو ہی وسوسون کا دلونمین ہراس

ہزارون طرح دلین ڈالے خیال
کرے دین و ایمان کو پائمال

پڑہو جلد لاحول تم بالضرور
کرو فعل شیطان کو دل سے دور

کہا ہی ہمارا وہ پروردگار
کہ دشمن بہت برا ہی وہ نابکار

نہ تم اس کی ہرگز کرو پیروی
یہہ ہی بات تم کو برے کام کی

وہ کرتا رہے وسوسے بیقیاس
کہ ہر سون کی طاعت کرے تاس ناس

عبادت کے اوپر دلاوے غرور
کراوے خدا کے حضور سے دور

عبادت سے ہی یاد کرتا رہے
سخاوت کو برباد دیتا رہے

کرے مکر و حیلے ہو نہین ماہ و سال
عمل کو گھٹا کر کرے پائمال

وہ چھوٹون کو دیتا ہی چھوٹے فریب
بڑون کتین دیوے موٹے فریب

گنہ کے گرے ہین گرے کوئی جب
ہنسے کھل کھلا کر وہ شیطان تب

نہ آوے جب اس کے کوئی دام مین
تو گھستا ہی وہ خاص اور عام مین

پھنساتے ہین غل پس خلایق تمام
ادہر نفس دنیا کرے دہوم دہام

غرض اس طرح دشمنوں کا ہی پور
نہ پروا کرو اس کا جھوٹا ہی شور
خبردار مت سپرد دشمن کے ہاتھ
نکل پار ہو لڑ جھگڑ سب کے سات
ڈرو موت سے سر او پر ہی کھڑی
یہی بولتی ہے تمہیں ہر گھڑی
گئی سو گئی عمر آئی نہیں
ابھی آتے دونوں کی یقینی نہیں
کرو آج کچھ کام بلکہ ابھی
ابھی سے نہ غافل رہو تم کبھی

موت کا ذکر

اجی لی بیان موت اب آئی ہی
پیام قبر کے تئیں لائی ہی
سنائی ہی تمکو یہی صبح و شام
کہ ای بندگو اب چلو تم تمام
عمل جو کئے ہو بھلے یا برے
نتیجے تم اب دیکھو ہر ایک کے
ہمیشہ نہ جانو کہ جیتے رہو
فقط تم سکئے دم کے مہماں ہو
غنیمت سمجھ لو یہی ایک دم
گذرتا ہی اب جو زیادہ نہ کم
گماں مت کرو موت آئی نہیں
یقیں آئی ہوں نام میرا یقین
تمہیں جب یقینی مری آگئی
یقین جانیو موت ہی آگئی
چلو سے چلوں میں خدا کے حضور
یہاں کیوں پڑے ہو حضوری سے دور
گریز اب نہیں تم کو چلنے سوائے
نہ چلنے اپر تم کرو ہائے ہائے
اٹھو جھاڑ جھٹکو عمل لیو سات
سوا اسکے جو کچھ ہی غیروں کے ہاتھ
خزانہ رکھے گا جو کلتہم
اکھڑتا ہے وہ آج کرتے ہو تم
علاقوں کو ہر ایک کے توڑ دو
تمامی سے یکبار منھ موڑ لو
اگر تم کو ہو جاہ و حشمت بھی سم
لدے ہو جو اس میں سر تا قدم
رہو میری ہو گھر اور زرین کوات
وے ہو وینگے آخر کو غم کے پہاڑ
کرو دور دل سے تمامی خیال
نہ تو موت ہو ویگی تم پر وبال

کہ ایمان کا اپنے روشن چراغ
جب اس روشنی مین خلل کچہہ پڑا
سنو جب مرے کوئی ایمان دار
معًا آرہین پاس بیمار کے
وہین عزرائیل آکہین باشرف
نکلتی ہے وہ روح پس جسم سے
لیجاتے ہین اسکو ملک بر فلک
پہلے نام لے لے پکارین تمام
خدا سے ملک پھر کرین التجا
وہین حکم ہوگا کہ در علیین
ملائک اسے لا قبر کی طرف
نکیر اور منکر کرین آ سوال
کہ ہی سارے عالم کا میرا خدا
کلام خدا وہ جو قرآن ہی
وہین غیب سے آوے آواز ایک
بہشتی کرو فرش اسکے لئے
کشادہ کرو اور اس کی قبر
تا آوے وہان سے اسے بو خوش
ملائک یہہ سب کچھ کئے بعد ازان
معطر ہو خوش بوئی سے خوش لباس
اسے دیکھ جنت کہے ای جوان
بچھا دیکھو ہے ایک جنت کا باغ
تو وہ قبر دوزخ سے ہو یک گڑا
فلک سے ملایک اتر ایک بار
بہشتی کفن بوئی خوش سات لے
کہ ای روح اب چل خدا کی طرف
پہناوین کفن کر معطر او سے
رہین اس سے خوش سب فلک کے ملک
کہین السلام علیک السلام
کہ آیا ہی بندہ ترا ای خدا
لکھو نام نیچا او پھر بر زمین لا
جسم سے ملاوین بہ عز و شرف
جواب انکو دیتی ہی وہ خوشخصال
ہون امت محمد کی دل سے خدا
وہی بس میرا جان و ایمان ہی
جو کہتی ہے بیت سو ہی بات ملک
پہناؤ بہشتی لباس اور اسے
دیو کھول جنت کے جانب سے در
ہمیشہ وہ خوشبو سے تا ہو وے خوش
وہین آوے خوشبو [illegible]
سناسنے خوشبو
تو ہی گو [illegible]

مجھے تجھ کو دیکھے سے آرام ہے
تو کہتی ہے پس اسکو وہ خوش شکل
خدا نے ترے نیک اعمال سے
قیامت تلک مین رہون تیرے ساتھ
اگر کافرہ کوئی مرنے لگے
وہی اس کے تین وقت سکرات ہی
نہ کہنے کو منہہ سے نکلتی ہے بات
بہت جسم کو اس کے دیوے پیچ و تاب
بڑی آفتون سے نکلتی ہی جان
پنہا کر اسے دوزخی یک لباس
فلک کے قریب اسکو لیجائینگے
کہین گے الٰہی یہہ کیا ہے بلا
سنا حکم یک ہوویگا بسر
ملک پھینک دیوینگے بے گفتگو
جکڑتی ہی میت کو بعد از قبر
نکیر اور منکر تو مشہور ہین
سیہ رنگ انکا سراپا زبون
[illegible]کے جیسے گرجتے ہوی
[illegible]متی اٹھا
[illegible]ہین اب جواب
[illegible]ن آئیگا

تو میرے سے کہہ کیا ترا نام ہی
ہون تحقیق مین تیرا خاصہ عمل
بنا مجہہ کو بھیجا ہے تیرے واسطے
تو میرے سے ہنس کھیل سن بول بات
ملک سختیان اس پہ کرنے لگے
وہ سکرات ظلمات کی رات ہی
تڑپتا ہی جان جسم ملتا ہی ہات
کرے روح کا اس کے خانہ خراب
ملائک اتر آسمان سے وہان
نہایت رہے جس مین بد بوئی باس
ملک سب فلک کے نشنگ آئینگے
نکالو نکالو کہین برملا
دیو پھینک اس کو زمین کے اپر
گرے قبر پہ وہ پریشان ہو
ملین پسلیان آکے بایکدگر
سوالون جوابون پہ مامور ہین
ڈرا اور ہین آنکھیان نیلگون
قبر بیچ آوین زمین چیرتے
اٹھا کر وہ میت قبر مین بٹھا
نبی اور رب کون تیری کتاب
کہینگی ملک سے تمہین ہو خدا

تب اس پہ پڑے سخت گرزو کئی مار ۔ وہ ہر مار سے ہو رہے زار زار
نکیر اور منکر گئے بعد از ان ۔ معًا بدشکل ایک آوے وہان
سر اتن بدن پہن گندہ لباس ۔ ایک اژدہے کی صورت سے آویگی پاس
کہیگی تو ہی کون کیا نام ہے ۔ یہان کاہیکو آئی کیا کام ہے
تجھے دیکھنے سے ہی وحشت مجھے ۔ ترے ڈول سے دل مین دہشت مجھے
کہیگی وہ بدشکل اسے ای فلان ۔ ترے واسطے مین ہو آئی یہان
خدا نے ترے زشت اعمال سے ۔ بنا کر روانہ کیا ہے مجھے
قیامت تلک مین رہون تیرے ساتھ ۔ تیری چوٹی سیتری ہی اب میرے ہاتھ
فرشتہ پھر آ ایک میت کے پاس ۔ ہی رمان نام اس کا کیجو قیاس
چمکتا ہے منہ اسکا جون آفتاب ۔ بٹھاتا ہی میت کو لیے حساب
اوسے بولتا ہی مجھے لکھ بتا ۔ عمل جو ترا ہے برا اور بھلا
تو میت کہے اسکو ہو کر اداس ۔ لکھون کس طرح کچھ نہین میرے پاس
سیاہی قلم نین میرے پاس ہی ۔ لکھون کاہے پر مین نہ قرطاس ہے
کہے تب ملک اسکو ای بے خبر ۔ قلم اپنی انگلی کے تئین آپ کر
اسے تھوک کی کر سیاہی مین نم ۔ کفن کے ہی کاغذ اپر کر رقم
تو میت فقط نیکیان لکھ بتائے ۔ بدی ہی لکھنے خاطر حجاب اسکو آئے
کہے گا ملک اسکو ای بے حیا ۔ لکھ اپنی بدی تو نہ شرما ذرا
نہ دنیا مین شرم آئی ای بدسیر ۔ یہہ کہہ کر لگے پیٹنے بے جگر
ہو لاچار میت بہت غم زدی ۔ بتاوے ملک کو لکھ اپنی بدی
فرشتہ کہیگا پھر ای بدسیر ۔ لپیٹ اسکو پھر اپنے ناخن سے کر
اسیطرح میت لپیٹے اوسے ۔ کرے مہر ملفوف کی پیٹھ سے

ملک اسکو لٹکاوے اسکے گلے | قیامت تلک وہ لٹکتا رہے
خدا حشر مین اس کو فرماویگا | کہ اپنا نوشتہ ہمین لکھ بتا
تو شرمائیگی وہ بد اعمال سے | رہیگی پریشان وہ بد حال سے
خدا سے مخاطب ہوگا خطاب | گنہ پر تجھے کیون نہ آیا حجاب
یہان اب تجھے شرم کیا کام آئے | جہنم کی آتش مین جلنے سوائے
کہے گا خدا پھر کہ اوس کو لیجاؤ | کرو طوق و زنجیر جکڑ و جلاؤ
غرض ہی قبر ایک خانہ خراب | ہی اقسام کے جس مین رنج و عذاب
کبھی جسم پر سانپ بچھو چڑے | کبھی تن بدن بیچ کیڑے پڑے
کبھی جسم گل کے ہو جاوے خاک | کبھی ہو سلامت رہے جسم پاک
خدا جس طرح چاہے اسطرح سے | سزا اوسے گلاوے جو چاہے کرے
یقین جانو تم ہے عذاب قبر | اسی جسم پر یا مثالی اپر
فقط روح پر یا تو ہووے عذاب | وے تینون اوپر یا عذاب ثواب
خدا آپ قادر ہے مختار ہے | جو چاہے کرے وہ سزاوار ہے

تنبیہ

اجی جسمی روحی مثالی بیان | سنو جسمی روحی مثالی بیان
ہی انسان کے تین درجے تمام | مثالی ہے جسمی سے روحی مقام

عالم اجسام

سنو جسم یہہ عالم اجسام ہے | اوسے گلنے سڑنے سے ہی کام ہے
یہی جسم کٹا تو کٹ جائے گا | بہم ہو کے درخاک مٹ جائے گا
سراپا یہہ ہی جسم وہما کثیف | غریب اور عاجز بچارا کثیف
بہرحال صدمون سے پاوے خلل | رہے چین و آرام سے بے خلل

عالم مثال

مثالی وہی جسم ہی دوسرا
دکھے خواب مین جو اسی جسم سا

لطیف اس کو کہتے ہین اسکو کثیف
یہہ ادنی ہی اس سے وہ اس سے شریف

زمین پر اسے سیر دشوار ہے
اسے رات دن مین کئی بار ہے

کرے خواب مین عیش - آرام پائی
بلا آفتون پر کرے ہاے ہاے

کرے خواب مین آپ جنگ و جدل
کٹے دست و پا پر نہو کچھ خلل

نہ سرتا کبھی وہ پگلتا نہین
رہے روح کے ساتھ گلتا نہین

عالم ارواح

سنو روح ہی ایک عالی مقام
خدا کا ہے بندہ خدا کا غلام

وہ جسم مثالی سے اعلی ہی بس
مثالی سے اجسام سے جون [illegible]

گویا روح ہے ایک جسم شریف
لباس اسکے دونو لطیف و کثیف

رہے روح جسوقت دونو کے سات
تو ہی ظاہر و باطن ان [illegible]

اگر وہ مثالی کے ہمراہ رہے
تو یہہ جسم اسوقت مردہ رہے

مثالی رہے روح کے ساتھ سات
جدائی نہین انمین ایک ذات

غرض جسم و جان اور جسم مثال
دیا بندگون کے تئین ذو الجلال

خدا کے بھی ہین تین درجے تمام
الوہیت و وحدت و غیب نام

رد عقیدہ الحاویہ

کہین بعضے باقی سلے جان مرگ
نہین جسکو ہے قبر مین ساز و برگ

جب انسان مرجائے خاک مین خاک جائے
ہوا اپر ہوا آگ مین آگ جائے

ملے آب مین آب در ذات ذات
عذاب قبر ہووے پھر کس کے سات

ہوئے بعد پھر کوئی جیتا نہین
پھٹے جسم کو اپنے سیتا نہین

اجی ای بیوان سے تم پوچھیو
عناصر کا ملنا عناصر کے سات
خدا اور یہہ جان کیون کر ملے
خدا جان ہوتا تو لازم تھی بات
اگر جسم مین جان ہووے خدا
سڑا ہوئے گلاوے اوسے کاہیکو
خدا ہو سکے قسمت کا کیا ہی لکھا
سنو پھر ہی ایک جسم مین ایک جان
نہ یہہ جسم جان ایک ہووینگے کبھی
دو ہین یہان جان اور ہم سب جان
پس اب جان مرگون کی بد بات ہے
وسے مالی ملون کو دیو پھر جواب
مثالی تو ہے روح بھی ہے دگر
نگلے جسم کو بھی جلاوے خدا
چنانچہ پتر ہی ہو کہین ایک لاش
پرندون کے وہ کچھ حوالے ہوئی
کئی کتے کو لے غذا کر گئے
برس اسپہ برسات اسکتین
یہان تک کہ چل کر ہوا وہانکی خاک
خدا مین ہی قدرت کہ اک آن مین
کہا جس طرح تھا اُسے در شکم

کہ بندہ خدا کس طرح ایک ہو
بجا ہی کہ وے دونون ہین ایکذات
کہ وے تو نہین ایک ہی قسم کے
کہ سچ مل گئی جاکے در ذات ذات
کرے جسم کاہیکو اپنا فنا
جلاوے بھناوے اوسے کاہیکو
کہ سڑ گل کے اپنے کو لیوے گلا
خدا جان جان ہے بہر دو جہان
اسی پر جہان متفق ہے سبھی
نہووینگے ملک کبھی ایک سان
جو کہتے ملی ذات سے ذات ہی
اگرچہ ہو یہہ جسم سڑ گل خراب
عجب کیا کہ ہووے عذاب ان پر
کہ قادر ہے ہر چیز پر وہ سدا
سڑی ہو گئی اور تھی پاش پاش
درندون کے بھی کئی نوالے ہوئی
بھی کیڑے مکوڑے کئی چر گئے
بہائے گیا ہو کہین سے کہین
اوڑا لے گئی گردی جاے پاک
کرے جمع پھر اس ہی مبدا مین
اسی طرح اس کو کریگا بھسم

که وه جسم پہلے پراگنده تھا — سو بعد ایک نطفے سے پیدا ہوا
وه نطفه ہوا خون سے پایدار — ہوا خون تن مین غذا سے تیار
غذا ابحی وہی یعنے آب و طعام — دہین دودہ گھی گوشت میوے تمام
زمین پر تھی پھیلی ہوئی وه غذا — دیکھو کس طرح جمع ہوئی ایکجا
کہان وه پکی کون بویا اوسے — وہی پرورش پائی ہی آب سے
وه کس سلطنت مین ہوئی ہی تیار — بھی کس شہر مین آکے لی قرار
کئی دن رہی ہی وه انبار مین — اوسے کون لایا ہی بازار مین
وه حصے موافق خریدار کے — خریدی گئی آپ بازار سے
اسی طرح سے جانو ہر یک غذا — ہوئی چو طرف سے جمع ایکجا
مه و سال دن رات ہر صبح و شام — غذا آئی کھانے مین ہر ایک تمام
غذا اسے ہو خون خون سے منی — منی سے ہوا جسم پیدا وہی
دیکھو کس طرح سے وه روزی رسان — کیا جسم پیدا اجی بی بہیان
اسی طرح سے جگ کے مردے تمام — سڑے اور گلے سالہا کے تمام
اوٹھاویگا وے جان جان جہان — غرض جو اٹھینگے سبی مردگان
وہی ہی قیامت دن انصاف کا — برون کو برا ہی بھلاون کو بھلا

پانچوین منزل قیامت ہے

اجی بی بہیان ہی قیامت کٹھن — گلے جسم بھی جان جاوے نکل
وه ہی پانچوین منزل جان گداز — کٹھن راستہ ہی مسافت دراز
سرافیل پھونکینگے جس وقت صور — تو ہو وینگے زندے سب اہل قبور
جمع ہو وینگے پہلے پچھلے تمام — پڑے چو طرف غل مچے دھوم دھام
عجب سخت وه دن ہی انصاف کا — نبی نائب اس روز قاضی خدا

ملایک پہاڑون کے قایم مقام
کرین خوب انصاف ہر بال بال
گواہی گزارین گے سب پاؤن ہات
کھلے گی وہان قلعی ہر ایک کی
تو گوری کا گورا پا ثابت ہو آئے
عجب وغدغہ ہو گا اس روز کا
وہ دنیا مین تھا ل محبت کے ساتہ
جنی مان جو اسکو جنی ہے یہان
گر آنکھون کے تین مشعلے روز و شب
وہ ہو ویگا مان سے بھی اپنے فرار
سگا باپ اس کا جو دنیا مین تھا
اسے پرورش کرنے جا روم شام
کیا تربیت اس کو اقسام سے
خلایق سے بھی اسکے خاطر لڑا
ہوا ایسے سگے باپ سے بھی فرار
بھی عورت سے ہو ویگا اپنے گریز
محبت مین جس کے سبھی ملک و مال
وہ محبوب مرغوب عورت بدل
وہ عورت سے بھی اپنے ہو گا فرار
بھی بچون سے اپنے جو دلبند ہین
شفقت مین بچون کے ہر روز رات

پکڑ کر جکڑ لاوین سب کو تمام
برائی بھلائی کے دفتر نکال
منہون سے کسی کے نہ نکلیگی بات
برائی بھلائی عیان ہووے گی
کرین کالیان مل کے سب ہاے ہاے
کہ بھائی سے بھائی رہے بھاگ جا
وہان نا کرے اپنے بھائی سے بات
بنا اپنے ہاتھون کتین پھالیان تو
پلا دودہ پالی بہ رنج و تعب
رہے حال پر اپنے خود آہ مار
اسے پالنے جا مشقت کیا تو
مصیبت سفر کی اٹھایا تمام
بچایا اسے ہر ایک الزام سے
کیا پال چھوٹے سے اسکو بڑا
رہے اپنی حالت مین وہ زار زار
اگرچہ وہ ماں باپ سے ہی عزیز
لٹایا او دیا کیا پائمال تو
بڑا سب سے تھا کر کے جنگ و جدل
رہے حال مین اپنے بے اختیار
عزیزی مین عورت سے وہ چند ہین
تھا ہوتا نت اپنی عورت کے سات

يَوْمَ يَفِرُّ الْمَرْءُ — آج بھاگیگا مرد
مِنْ أَخِيهِ — اپنے بھائی سے
وَأُمِّهِ — اور اپنی مان سے
وَأَبِيهِ — اور اپنے باپ سے
وَصَاحِبَتِهِ — اور اپنی عورت سے
وَبَنِيهِ — اور اپنے بیٹون سے

ویے بچون کے خاطر کمر بن کھڑا	غنیمون سے جنگون مین جاکر لڑا
کیا سر اپر بوج بچون بدل ناتا	کیا زرق کی کھوج بچون بدل ناتا
سمجھ ان نکے تین اپنے گھر کا چراغ	محبت سے ہس کھیل تھا باغ باغ
ویے بچون سے بھی اپنے ہوگا فرار	رہے حال پر اپنے ہوے قرار
غرض ایک سے ایک بھاگے وہان	پڑے گر بڑی خلق کے درمیان
سگا باپ مان مرد جب یون رہے	وہان حال غیرون کا کیا پوچھیے
محبت مروت رہے یکطرف	وہان ایک سے ایک ہو منحرف
وہان ایک کا ایک دشمن رہے	نہ مان باپ سے بچہ ایمن رہے
وہان ایک کا ایک دامن پکڑ	کرے گا حق اپنا طلب لڑ جھگڑ ناتا
ہووے اس طرح جبکہ مردو نکا حال	تو ہم ناکسون کی وہان کیا مجال
نہ کوئی کسے کام آوے وہان	نہ بچہ نہ خاوند نا باپ مان ناتا
اگرچہ ہی ان کا یہان آسرا	وہ ہی جھوٹی دنیا کی جھوٹی میا
وہان کوئی کسی کا وسیلہ نہین	نہ ہی آسمان پر نہ زیر زمین ناتا
فقط اپنے اعمال سے ہووے پار	وہی دوست ہووے برا غمکار
اسیواسطے آپ حضرت رسول	کہے اپنی بیٹی سے سن ای بتول
عمل کر عمل کر یہان	نہ مین کام آؤن گا تجھ کو وہان
پس ای بی بیان اب کرو تم عمل	خبردار ہو سنت کرو گم عمل
رکھو پہلے اسلامیت سے خبر	عمل بھی کرو اس کے احکام پر
وہی ہی عمل کام آوے وہان	سنو اب تم اسلامیت کا بیان

بنا اسلام کے فرضونکا بیان صنعت لفظی سے

اجی بی بیان اہل اسلام ہو	اب اسلام کے جانو احکام کو

کہ ہی لفظ جو خاص اسلام کا
الف ایک دو جیم ہین نشری ہی لام
عدد ایک ہی سات ہین تیس ہین
الف سے تم اکبار اپنی عمر
پھر اس سین سے ہے بارہ مہینے سدا
اشارہ ہی اس تیسری لام سے
الف پھر اشارہ ہی ای بی بیو
اشارہ ہی اس میم سے بیگمان
غرض پانچ فرضان ہین اسلام کے
جو کوئی ایک کا ان سے منکر رہی
کرے ترک جو اسکو سستی کے سات
پر اسلامیت اس کی پوری نہو
اگر چاہو اسلامیت بے قصور

وہی ایک ہی پانچ احکام کا
الف چار وان میم سنجم مقام
عدد ایک پھر بعد چالیس ہین
پتر ہو کلمہ سے ہے فرض تصدیق کر
ادا پنجگانہ تو ہون سات ادا
رہو تیس روزون کو رمضان کے
کہ یکبار اپنی عمر حج کرو
دیو مال سے حصہ چالیسوان
سبی مرد و عورات کے کام کی
وہی بیشک و شبہ کافر رہے
وہ ہو وے گنہگار بدکار ذات
ادھوری کہو تم ادھوری کہو
بجالاؤ احکام پانچون ضرور

لفظ اسلام کا معنی

سنو معنی اسلام کا سربسر
پس ان پانچون حکمون اپر ہو فدا
سنو یک مثال اب یہان تم تمام
اگر کوئی باندی تمہاری کہاکر
دیوگے جب اسوقت کھانے طعام
ہو بیمار بالکل تمہارے لئے
تمامی عمر بھر یہی حال ہو

سر اپنا فدا کرنا حکمون اوپر
ہی اس مین بھلائی تمہاری سدا
وسے دو جہان مین تمہین آوے کام
بھی خدمت کو دایم سر اپنا جھکائے
دیو وے حلم سے کچھ تمہارے ہی نام
پتر یہ نت رہے اوسی کے تلے
لو کیا کچھ نوازوگے ای بی بیو

اگر وہ تمھاری نہ باندی کہلائے — کہاوے بھی لیکن نہ کچھ کام آئے
رہے گھر مین کھاوے فراغت کی سات — مگر گاوے غیر دن کا وہ بدصفات
تو دور وگے تم اسپہ گر انکھ لال — اسے کاٹ دو ناک چوٹی نکال
ہو تم بھی اسی طرح ای بی بیان — خدا ہی کے گھر کی ہو باندیان
پس اب تم کہاؤ اسی کے تمام — ادا جس سے ہو فرض کلمہ مدام
رہو اسکی خدمت مین تم بانیاز — ادا جس سے ہوتی رہے نت نماز
وہ جب دیویگا حکم تب کہائیے — ادا جس سے ہو روزے رمضان کے
رہے پر دیو حکم سے اس کے نام — ادا ہے زکوات اس سے تا ہو تمام
اسی کے رہو اولبھی کے تلے — مشرف ہو کعبے کے طواف سے
تو پھر تم کو صاحب سے انعام ہی — نہین تو وہ باندی کا انعام ہی
غرض پانچون احکام لاؤ بجا — یہان اب [illegible]

پہلا رکن اسلام کا کلمہ ہی

اجی ماں بہن کلمہ گو ہی بیان — سنو پہلے کلمے کے معنے یہان
مقدم ہی وہ رکن اسلام کا — عبادت کو ہی جان کے کام کا
خدا کے سوا کوی نہ معبود ہی — وہ موجود مقصود مشہود ہی
وہ موجود سے خلق موجود سب — وہ مقصود سے پاسے مقصود سب
وہ مشہود سے خلق مشہود ہی — نہ معبود سے کوئی معبود ہی
نہ معبود کس کو بنایا خدا — پہ بندون نے بندونکو ٹھہرالیا
بنایا کوئی معبود انسان کو — کوئی ٹھانا معبود حیوان کو
ستارونکو معبود کوئی جانتا — عناصر کو معبود کوئی مانتا
کوئی جانے معبود جنات کو — کوئی لات کو اور کوئی منات کو

کوئی لکڑی پتھر کو معبود جان
کرے جان سے اسکا نت مان پان

کرو لا اِلٰہ سے نابود سب
مگر ہی خدا ایک معبود رب

وہی ہی عبادت کے لینے بدل
نفع اور نقصان دینے بدل

وہی سب کا معبود مقصود ہی
نہ کوئی بندہ بندون کا معبود ہی

وہی سب کا رزاق ہی ہر زمان
نہ کوئی بندہ بندون کا روزی رسان

وہی سب کے کرتا ہی کل کاروبار
نہ کوئی بندہ بندون کا حاجت برآر

وہی عالم الغیب بالذات ہی
نہ یہہ علم بندون کنتین بات ہی

شریک اسکا کوئی نہین دوسرا
وہ مختار کل ہے بہر دوسرا

وہ بندون کا محتاج ہرگز نہین
سبھی اسکے محتاج جانو یقین

سزاوار ہین اس کو سارے کمال
سبھی عیب سے پاک ہی ذوالجلال

پرستش کے لایق خدا کے سوا
کسی کو نہ جانو بہر دوسرا

اسی کی کرو تم عبادات کو
اسی سے کہو اپنے حاجات کو

شفیع ہین سے گرچہ توسل روا
خدا ہی کرے حاجتین کل روا

بغیر از منگے ہی بہت کچھ دیا
اگر مانگو تو کیا نہین دیوے گا

کہا باوجود اس کے پروردگار
پکارو مجھے ہون مین حاجت برآر

سبھی بکریان گائی اور جانور
کہو کون لیتا ہی ان کی خبر

بچارے وے چھٹتے ہین کس سے مراد
خدا ہی کو کرتے ہین ہر وقت یاد

نہ کرتے ہین وے کچھ کسی کی نیاز
نہ دریا مین بھی چھوڑتی ہین جہاز

نہ گہوارہ بچون کے خاطر جڑائین
نہ ترتا ترت کے پچھتانے چھوڑائین

نہ باندو اپر باندہین پیسہ نہ کاس
اگت اور سگت سے بھی رکھتی شناس

خدا ہی کھلاوے پلاوے انہین
بھی مارے جلاوے جناوے انہین

وہی ہے تمہارا بھی حاجت برار　　کرو شکر پس اسکا واسن بسیار

بچو شرک سے وہ بڑی بات ہی　　ہوا جس سے ساری عبادات ہی

خدا سب گناہون کو ہے بخشتا　　مگر شرک کی بخشتا نہین خطا

تتمہ

بعض عورتین مفتیان ہین عجب　　کرین مفت مین اپنی حا[illegible] طلب

بنائے کوئی بھوس کا ایک جہاز　　اسے خواجۂ خضر کی کر نیاز

طلب مین جہازون کے رہ روز و شب　　جہاز اپنے مطلب کا کرتی طلب

بنا ایک گہوارہ دمڑی کی چیز　　کوئی مانگتی لال بیٹا عزیز

کہے ایک پیسے پہ کوئی یا امام　　تمھاری ضمانت مین ہی یہ غلام

مسافر ہزارون رکھہ اپنی طلب　　نکلتے ہین شہرون سے ہر روز و شب

امام ایک کس کس کے ہمرہ پھرے　　حفاظت ہزارون کی کیونکر کرے

جنوب آوے یا جاوے طرفِ شمال　　وہ کس کس کے ہمرہ پھرے ماہ و سال

پکاتی ہی بکرے اُپر کوئی ہوس　　کوئی ایک مرغے پہ کرتی ہی بس

کوئی کچھ پکا کھیر دودام کی　　شکر کا س کی کوئی کسی نام کی

کوئی بانٹتی ہی پکا کر کچھ آش　　عمر بھر کی روزی کی کر کر تلاش

لگا کوئی چراغ ایک پیرون کے نام　　کھڑی رہے یک پاؤن وقتِ شام

وہی مانگتی ہے اکٹھا دونون بات　　کہ ہون دین و دنیا مین میری نجات

جئے تک مین جیتی ہون جین سے　　مرے بعد جنت مین لوتون مزے

اجی بی بو تم سے مین کیا کہون　　مین ان مفتیون سے بہت تنگ ہون

کہان سے ملے انکو جنت کا در　　کہ جنت نہین ان کے خالا کا گھر

ملے کس طرح جنت ان کے تئین　　وے کیا نیکیان کر کے ماندی ہوئین

جہان مین ہزارون سے ہین لی بیان
خدا کی عبادت کے خاطر تمام
نماز اور روزے رکھین ماہ وسال
نہ دن چین ہی نا شب آرام ہی
نہین باوجود اسکے ان کو یقین
مگر وے عجب مفتیان ہین تمام
کرو غور تم کیا کہون مین یہان

خدا کی عبادات کے درمیان
اٹھاتے ہین محنت مشقت مدام
کرین خیر خیرات خرچ اپنا مال
عبادت سے انکو فقط کام ہی
کہ دیتا ہی جنّت خدا یا نہین
کہ چہتے ہین جنّت خرچ یکدودام
جو پاوے سو کھائی پہیری یہان

محمدؐ رسول اللہ کا بیان

اجی لی بیان جان و دل سے بہدا
خدا نے تو خلقت کو پیدا کیا
کروڑون سے لوگ ادنی اعلی صفات
وہی ذات حضرت حبیب خدا
کیا ہی خدا ان کو پیغامبر
محمد عربی ہین خیر الانام
عربی ہے کلمہ عربی زبان پہ
عربی عبادت عربی سپاس
پس است زن و مرد کتین تمام
کہ کلمہ عربی پہ ہین جان سے
عربی عبادت کرین ماہ وسال
عربی طریقے کو دل سے قبول
نہ پیرو رہین رسم و عادات کے

ہوا امت محمدؐ کی بندہ خدا
ہزارون سے آبادیان جابجا
مگر سب مین اشرف عربی ہی ذات
محمدؐ نبی مصطفیٰ مجتبیٰ
رسولون کے خاتم نبیون کے سر
علیہ الصلواۃ و علیہ السلام
عربی کلام خدا بے گمان
عربی طریقہ عربی لباس
یہہ لازم ہی جبتے ہوے صبح و شام
کلام عربی بھی ایمان سے
عربی چلن پر رکھین اپنی چال
اوڑا دیوین بدعت اپر خاک دہول
نہ پیچھے چلین جد و اجدادات کے

تو ہووین گے البتہ وہ امتی　　نہین تو رہین بدعتی گمتی

تمثیل

فرنگی ہویا کوئی رچپوت نی　　تلنگی یا آرِدن گھڑی موتنی

پڑہی کلمہ رسمی مسلمان ہوئی　　پر اپنا رویہ نہ چھوڑی کوئی

چنانچہ فرنگی نے کلمہ پڑہی　　سمجھ لی کہ مین ہوگئی ہون بڑی

نہ روزہ رکھی ناکئی ہے نماز　　بھی عیسیٰ و مریم سے لائی نیاز

وہ رچپوت نی کلمہ پڑہکے فقط　　کئی دین کے کام سارے غلط

بھی نوشہ کتین تیل ہلدی چڑہائی　　نہ سر سے نہ بر سے لگی گیت گائی

تلنگنی بھی ویساہی کلمہ پڑہی　　بدن پر لپیٹ ایک ساڑی بڑی

کھلے سر ہو بے گوشہ پھرتی رہے　　بتون دیوتون پوج کرتی رہے

بھی آرِدن اسیطرح کلمہ پڑہی　　تھی جیسی کی ویسی ہبی پر آڑی

شگون اور بدفال لیتی رہے　　بھگت بھوت شیطان کو دیتی رہے

نہ جنت کی خواہش نہ ڈرنا رہے　　گھڑی بیٹھی موتی چلی پوچھ لے

کہو حق یہ کیا ان کو ایمان رہے　　نجی پاس کچھ ان کتین آن ہی

اسیطرح کوئی مسلمانی　　ہو چودہا پڑی سات پرسات کی

پڑہی کلمہ تقلید سے گاہ گاہ　　نہ جانی کچھی دین کی رسم و راہ

کبھی پیر و دیون سے لائی نیاز　　کبھی شدے جھنڈے کئے سرفراز

بھی پچھوتنی سا کرے اپنا حال　　ازائی ہوئی اور نی پر گلال

دِوالی سا کھیلے چراغون کا کھیل　　چڑہا دولا دولہن کو ہلدی و تیل

تلنگنی سا یا کرے اپنا لباس　　بتون دیوتون کے پھرے آس پاس

یا آرِدن سا بدفال لیتی رہے　　نذر شیخ سدو کو دیتی رہے

اسی طرح ہر کام مین ہت کئی
سبھی دین کے کام کو چیٹ کئی

تو یہہ بھی وے چار دن مین ہی پانچویز
نہین جنکو حاصل ہے دنیا نہ دین

نہ چھوڑین تلک اپنے آئین کو
نہین پاوینگے وے کبھی دین کو

نہ چھوڑینگے جب تلک وے اپنا رواج
نہ دین ان کو حاصل نہ شرم اور لاج

تنبیہ

خدا کی پنہ یہہ عجب ہی رواج
کہ خود گمرہی کا سبب ہی رواج

بھلے کو برا کر دکھاتا ہے وہ
جہان مین دیکھو کیا غضب ہی رواج

خدا کے سوا بندگون کے تئین
بناتا ہی معبود و رب ہی رواج

نبی کے طریقے کو کر عیب دار
کیا شرک و بدعت کسب ہی رواج

سب آداب دین جس سے برباد ہی
سراپا برا بے ادب ہی رواج

کرے فرض و سنت کو بالکل ہوا
رہے آپ خود مستحب ہی رواج

جہان مین کرے دین کا نام بد
مروج کر اپنا لقب ہی رواج

اگر دین کی بات آوے کہین
وہان جنگ دار الحرب ہی رواج

خدا اور بندون کے درمیان نیز
برا پردہ ہر روز و شب ہی رواج

کہان دین باقی رہے گا وہان
جہان شرک و بدعت کا سب ہے رواج

نکا رنڈی بیوہ زنون کی نکاح تو
کہ وہ عیب حسب و نسب ہی رواج

انکو بھی کرنے کا لگتا ہے عیب تو
کہان سے کہان دیکھو اب ہی رواج

مبادا اگر کہین ہو فعل زنا
تو شرمندہ خاموش لب ہی رواج

خدا اور رواجون کا خانہ خراب
کہ برباد ہی دین جب ہی رواج

اگر دین جاوے تو جاوے بھلا
نہ دنیا کہ دنیا طلب ہی رواج

نہ باتون سے مشتاق کے ہو خفا
کہو دین مین ایسا کب ہی رواج

مسدس یک جلنس کی دو بدیون کی برائی مین

عجب ہی زمانے مین ظلم و ستم — سنو تم ذرا اب سناوین جو ہم
حقیقت مین دو چیز بد ہین بہم — بدی یک کی آوے نظر کم سے کم
سبب اسکا جانو یہی دم بدم
رواج اُس کا نین اِس کی پر گئی رسم

اگر کوی خدا نام کا بت بنھاے — تو ہرگز اسے کوئی نہ خاطر مین لاے
وگر شندے جہنڈی بتو نکو مناے — تو اتنا نہ لوگون مین بدتر کہاے
حقیقت مین دونون مین بت اور علم
رواج اُس کا نین اِس کی پر گئی رسم

اگر پوجے کوی ناگن اللہ کی — تو اس کو نہ کوی جانتی ہے بھلی
وگر پوجے کوی گوم قادر ولی — تو اتنی کسی کو نہ ہو بے کلی
حقیقت مین دونو مین ہی زہر دم
رواج اُس کا نین اِس کی پر گئی رسم

اگر پوجے کوی شکل اسپ حسین — تو ہرگز نہ دیوین اسے لوگ چین
وگر نعل تھلاوین بازیب و زین — تو پوجین اسے لوگ ہر روز و بن
حقیقت مین ہین شرک ہر دو علم
رواج اس کا نین اِس کی پر گئی رسم

اگر عیسی مریم کو مانی کوئی — تو نا دے اسے چلو پانی کوئی
وگر خوبی و بیبون سے جانی کوئی — تو اسکی نہ بوے کہانی کوئی
حقیقت مین ہی شرک دونو نین جم
رواج اس کا نین اس کی پر گئی رسم

رسم

اگر چوٹی کی ہووے بچے کے سر
ہووے سر پہ لڑکے کے چوٹی وگر

تو ہر کوئی چاہے اور اسنے ادہر
تو لوگ اسکو کرتے ولی کی نذر

حقیقت مین ہین شرک وہ پیچ و خم
رواج اس کا نین اس کی پر گئی رسم

اگر بچے لنگر کو مان باپ کی
وگر اینچین مان باپ با خوشدلی

محرم مین کھینچین تو ہووے ہنسی
تو بچون کی لنگر کھاوے بھلی

حقیقت مین بدہی وہ لنگر کی دم
رواج اس کا نین اس کی پر گئی رسم

اگر کوئی بیٹے کو ڈالی بلاق
وگر کان مین ڈالی وہ ہی رواق

تو چاہے گا مرد اس کا دینے طلاق
تو اتنا نہ معلوم ہو اسکو شاق

حقیقت مین ہین شرک دونو زخم
رواج اس کا نین اس کی پر گئی رسم

اگر طوق ڈالی اسے آہنی
وگر طوق ڈالی پہ بیری بنی

بری جانئے اسکو غریب و غنی
تو جانین سبی اسکی مان ہی دہنی

حقیقت مین لعنت ہی دونو جحم
رواج اسکا نین اس کی پر گئی رسم

قسم کہائی گر کوئی ہو مان کی
وگر کہاوے سر کی یا انسان کی

تو اس کو نہ جانین مسلمان کی
تو جانین وہ سوگند ہی جان کی

بری ہین قسمین خدا کی قسم
رواج اس کا نین اسکی پر گئی رسم

مسمط

اگر کوی یہودی سے پوچھی نجوم
وگر پوچھی ملّان سے جا بختِ شوم
تو بولے کا ہوویگا اسپر ہجوم
تو اُتنی مچاوے نہ کوی اسپہ دہوم

حقیقت مین دونو کا ایکہی قلم
رواج اس کا مین اس کی پر گئی رسم

اگر کوئی مفتی کو دے ایک دام
وگر آس بتلاوے کوی کس کے نام
تو رشوت سمجھتے اوسے خاص و عام
تو جانین وہ پیسے کے ضامن امام

حقیقت مین بد ہین وہ دام و درم
رواج اس کا مین اس کی پر گئی رسم

اگر کوئی دیوُن کو بکرا چرہائی
تقرب سے گر کوئی مرغا اُرائی
تو ہر کوئی کرتی ہی اس سے لرائی
تو چھنے پہ چرتی ہی اسکی کرائی

حقیقت مین بد ہین وہ مرغ و غنم
رواج اس کا مین اس کی پر گئی رسم

اگر کلمہ پرہنے سے کوی دہووے بات
نمازین اگر چھوڑین حج و زکوات
تو جانین اسے لوگ کم ذات ذات
نہو اتنی کس کو لپچنے کی بات

حقیقت مین سب ہین خدا کے حکم
رواج اس کا مین اس کی پر گئی رسم

زنانی رکھے نام کوی مردوا
رکھے نام مردانی گر کوی بوُا
زن و مرد اس کو کہین اوئی دوا
نہ جانین برا بلکہ رکھین روا

حقیقت مین بیجا ہین دونو اسم
رواج اس کا مین اس کی پر گئی رسم

مسدس

اگر کوی فرنگنی کا پہینی لباس — تو ہرگز نہ اس کا کرے کوئی پاس
وگر ساڑی پہنی بہو یا کہ ساس — نہ اتنی کرے کوئی اس سے ہراس
حقیقت مین دونون کا ایک ہی رقم
رواج اس کا نین اسکی پڑ گئی رسم

اگر کھاوے کوی دہیڑ کے ہاتھ کا — تو جانین اوسے لوگ کم ذات کا
وگر کھاوے ہندو کے جو پات کا — سمجھتے اوسے بھائی ہی سات کا
حقیقت مین دونون الگھوری شکم
رواج اس کا نین اسکی پڑ گئی رسم

اگر کھاوے مردہ کوئی بدخیال — تو نا کوئی رکھے سر اوپر اسکے بال
وگر کوئی بھگت کھائی یا غیر مال — تو کونی اسکی اتنی اودرادی نہ کھال
حقیقت مین دونون وے ہین بدہضم
رواج اس کا نین اس کی پڑ گئی رسم

اگر کوئی گہہ کھائی ہو ایک بار — تو ہر کوئی اس کو کرے مار مار
وگر پیاز کھاوے کوئی نابکار — تو اتنا نہ جانے کوئی اسکو خوار
حقیقت مین کالا ہو دونو کا قسم
رواج اس کا نین اسکی پڑ گئی رسم

اگر موت پیوے کوئی ناصواب — تو کوی اس کا رکہتا نہین آب و تاب
وگر کوئی پیوے ہی سیندی شراب — تو اتنا نہ کوی اسکو جانے خراب
حقیقت مین دونون کو بین ہی بھرم
رواج اس کا بن اسکی پڑ گئی رسم

مسدس

اگر کوئی لیپی رہے گہ سے گھر / تو ہوتی ہے بدنام وہ دربدر
جو گوبر رہے لیپتی ہر فجر / نہ اتنا اسے کوئی جانے بتر

بنجس اصل مین دونون سرتا قدم
رواج اسکا نین اسکی پڑھ گئی رسم

اگر کوئی مُک کرنہ ہو اٹھ کے چلے / اس عورت سے کوئی نا رہے مل کے
دگر کوئی موتی چلی بیچ سے / تو اتنا کسے کو بُرا نا لگے

حقیقت مین دونون پلید ہین ہم
رواج اسکا نین اسکی پڑھ گئی رسم

اگر پاینجامے کے ڈھیلے کوئی / علانیہ لیوے تو ہووے ہنسی
کوئی ڈھیلا گرلے پھرے ہر گلی / تو کوئی اتنا اسپر ہنسے نا کبھی

حقیقت مین بے شرمی دونو بہم
رواج اسکا نین اسکی پڑھ گئی رسم

اگر مرد وا کوئی غسل نا کرے / تو ہر ایک اسکو کھشانہ کرے
گر عورت غسل پر نہانا کرے / تو کوئی اُس اوپر اتنا نہ طعنہ کرے

حقیقت مین ہین غسلی جورو خصم
رواج اسکا نین اسکی پڑھ گئی رسم

اگر شادی مین کوئی بجاوے طنبور / تو ہر کوئی کرتی ہی نفرت ضرور
دگر کوئی بجواوے باجے کا صور / تو کوئی اتنا اس سے نہووے نفور

حقیقت مین ہین دونو یہ زیر و بم
رواج اسکا نین اسکی پڑھ گئی رسم

مسئلہ

اگر کوئی چھچاری کا باجے ارک | تو جاتا ہی لوگوں کا سینہ ترک
دُھرا دے کوئی ڈھول اگر بیدھڑک | تو کوئی اسکو اتنا بولے جھڑک

حقیقت میں دونو کا ایک ہی جرم
رواج اسکا نہیں اسکی بڑھ گئی رسم

اگر کوئی مسلمان کا گوشت کھائے | تو ہر کوئی اس پر کرے ہائے ہائے
وگر کوئی غیبت سنے یا سنائے | تو اتنا نہ کوئی عیب اسکو لگائے

گنہ اصل میں دو نوں ہیں یک بہم
رواج اسکا نہیں اسکی بڑھ گئی رسم

اگر کوئی مومن کے گھر کو جلائے | تو روتے ہیں اسپر سبھی ہائے وائے
وگر بات کوئی بہانکی وہاں جا لگائے | تو اتنی نہ کوئی اسپر آفت مچائے

حقیقت میں دونوں سے ہی درد و غم
رواج اسکا نہیں اسکی بڑھ گئی رسم

اگر کوئی چھنلا زنا کے لئے | رکھی در مہ دے کے تو ہر کوئی
وگر مرد کنچن رکھا بال دے | تو نا کوئی ہنسے اتنا اس فعل سے

حقیقت میں دروں دو نوں ستم
رواج اسکا نہیں اسکی بڑھ گئی رسم

اگر باندھے کوئی زن زنا پر کمر | تو مرد اسکا کردیوے دو نیم سر
وگر مرد زانی رہے تا عمر | تو زن اسکی اسکو نہ مارے پتھر

حقیقت میں دونوں گنہگین ہی بجرم
رواج اسکا نہیں اسکی بڑھ گئی رسم

اگر کوئی دیون کے جنتر کو جائے
دگر کوئی دھلکے محرم مین کھائے
تو ہر کوئی اسے انگلیون سے بتائے
تو اتنا نہ کوئی عیب اسکو لگائے
حقیقت مین وے دونون ہین ہمقدم
رواج اسکا ہین اسکی پڑھ گئی رسم

چھپ چھپ مرد اگر عورتون کو نچائے
جو پردون سے مردان پہ دیدے لگائے
تو وے بدنظر عورتون مین کہائے
تو لوگ ان مین اتنی برائی نہ پائے
شرر سے ہین پر چشم انکے بہم
رواج اسکا ہین اسکی پڑھ گئی رسم

مسلمان سے گر ناچے کوئی زن
چھپے ہندون سے نہ جو بدچلن
تو بدنامی سے ہووے اسکی مرن
تو کوئی اتنا اس پر نہ ہو طعنہ زن
حقیقت مین بے شرمی دونون ہم
رواج اسکا ہین اسکی پڑھ گئی رسم

اگر کوئی عورت منڈائی ہو سر
دگر کوئی منڈوا وے داڑہی بشر
ہو بدنام وہ سر منڈی دربدر
نہ اتنی بدی لائے کوئی منہ اوپر
حقیقت مین دونون کو ہین ہی رسم
رواج اسکا ہین اسکی پڑھ گئی رسم

اگر عورتین مردون کو نچائین
دگر مرد کنچن سے شادی رچائین
تو لوگ ان پہ غل چوطرف سے مچائین
تو اتنا نہ کوئی ان اوپر کھچکھچائین
حقیقت مین بد ہر دو آواز چھم
رواج اسکا ہین اسکی پڑھ گئی رسم

مسدس

اگر کوئی کسیکی بزرگی گھٹائے
تو لوگ اسکو نیچے کے درجے بٹھائے
وگر کوئی کسے حد سے زیادہ بڑھائے
تو خوش ہو کے ہر کوئی رتبہ جتائے

حقیقت میں دونون مذمت ہی قسم
رواج اسکا لیکن اسکی پڑہ گئی رسم

کہے کوئی مسجد گر [illegible] ان کو
با بیت المقدس تو مطعون ہو
وگر کعبہ قبلہ کہے [illegible] [illegible] تو
نہ خلق اسکے اتنے رہین عیب جو

حقیقت میں دونون کونین ہی جرم
رواج اسکا لیکن اسکی پڑہ گئی رسم

اگر کوئی عبادت کہے سر جھکائے
تو پوجا سمجھ اسکو جانین برا
وگر کوئی کہے بندگی حضرتا
تو وہ چند کی بندگی ہو ادا

حقیقت بدی مین دونو سرگرم
رواج اسکا لیکن اسکی پڑہ گئی رسم

اگر کوئی زن بولی مین ہون خدا
تو ہر کوئی اس سے رہے ہو جدا
خدا جان کو گر کہے کوئی گدا
نہ اتنا برا جانین شاہ و گدا

حقیقت مین بد انکی مستی منم
رواج اسکا لیکن اسکی پڑہ گئی رسم

اگر کوئی دعوی نبوت کرے
تو سب اسکے تئین ملکے غارت کرے
وگر کوئی خدائی کی دعوت کرے
تو کوئی اتنی اسپر نہ لعنت کرے

حقیقت مین باطل ہیں دونون عزم
رواج اسکا لیکن اسکی پڑہ گئی رسم

الٰہی تو اپنے نبی کے لئے
گناہونکو مشتاق کے بخشدے

سبب ہے اسی کے بداعمال کے
قیامت قریب آئی ہے دور ہے

نہ نیکی رہی معصیت ہی ختم
رواج اسکا ہین اسکی یہ ہوگئی رسم

رواجون سے نیکی بدی بدی نیکی ہوگئی [illegible]

ابھی ہی بیان تیرہوین ہی صدی
[illegible]

اگرچہ شریعت کی ہی رہ جاری
مگر [illegible]

عجب ہی زمانے کی یہہ [illegible]
بدی نیکی ہوگئی ہی نیکی بدی

اگر کوی موحد ہو مستانہ وار
کرین لوگ اسکتین [illegible]

بنے کوئی مشرک یا ملحد شعار
تو لوگون مین اسکا بڑا اعتبار

عجب ہے زمانے کی یہہ برضدی
بدی نیکی ہوگئی ہے نیکی بدی

اگر کوئی پکا بنے سنتی
تو لوگ اسکتین جانتے گمتی

وگر کوئی منافق رہے بدعتی
تو کوئی نا کہے اسکو بدعلتی

عجب ہے زمانے کی یہہ برضدی
بدی نیکی ہوگئی ہے نیکی بدی

اگر بیچے مزدور کوئی گھانس پات
کرین لوگ اس سے حقارت کی بات

کرے جدفروشی کوی بدصفات
تو رہتے ہین لوگ اس سے عزت کے ساتھ

عجب ہے زمانے کی یہہ برضدی
بدی نیکی ہوگئی ہے نیکی بدی

مسنر

اگر کوئی سلام علیکم کہے
وقفاً کوئی تعظیم کے واسطے
نہ تو فیر جانیں خلایق اسے
اٹھا دے تو چوتڑ نہ کوئی ہنسے

عجب ہے زمانے کی یہہ بر خندی
بدی ہو نیکی ہو گئی ہے نیکی بدی

اگر کوئی عورت کرے جب سلام
قدمبوسی گر کوئی کرے صبح و شام
تو کنچن کہیں اسکو اکثر عوام
تو جانیں بزرگی کی اس میں تمام

عجب ہے زمانے کی یہہ بر خندی
بدی ہو نیکی ہو گئی ہے نیکی بدی

پڑہا وے عقیقے میں مولود جو
اگر نا پڑہا وے کوئی غم میں تو
کنجس جانتے اسکے تئیں زشت خو
کریں طعن خلق اسکے ہوں عیب جو

عجب ہے زمانے کی یہہ بر خندی
بدی نیکی ہو گئی ہے نیکی بدی

اگر کرے کوئی عورت عقیقہ
کرے چھٹی چھلا کوئی بے خبر
کہیں اسکو چھٹی نہ چھلا مگر
تو لوگ اسکا جانیں حلالی پسر

عجب ہے زمانے کی یہہ بر خندی
بدی نیکی ہو گئی ہے نیکی بدی

اگر کوئی منگے کو منگی دکھائے
تلنگے سے گر کوئی چوڑیاں پہنائے
تو ہر مرد و زن عیب اسکو لگائے
تو کچھ عیب عصمت میں اسکے نہ آئے

عجب ہے زمانے کی یہہ بر خندی
بدی نیکی ہو گئی ہے نیکی بدی

مسمہ

جو عیبن سے نہ ہو گوشہ گر ساس ماں
جو دیور سے نہ ہو وچ نہوے نہاں
کرین غیبت البتہ نا واقفان
نہ کوئی اسکو کہتے نہین ہو نہ نان

عجب ہے زمانے کی یہہ برضدی
بدی نیکی ہوگئی ہے نیکی بدی

جیسے شادی گر کوئی باجے بجاے
وگر کوئی [illegible] اپنا خالص [illegible] سے

عجب ہی زمانے کی یہہ برضدی
بدی نیکی ہوگئی ہے نیکی بدی

اگر کوئی بیوہ کی بیاہ تو
مبادا اگر وہ زناکار ہو
سمجھتے کہ بٹا لگا ذات کو
تو کوئی اتنا اس کا نہو عیب جو

عجب ہے زمانے کی یہہ برضدی
بدی نیکی ہوگئی ہے نیکی بدی

اگر کوئی رکھا مونچھین باریک کر
رکھے خشخشی ریش کوئی بشر
تو مونچھان منڈاؤ کہین بے خبر
نہ کوئی بولے داڑہی منڈاؤ ہی کر

عجب ہے زمانے کی یہہ برضدی
بدی نیکی ہوگئی ہے نیکی بدی

اگر بولے مشتاق حق بات تو
رہے پیچ و پیچش مین جب تک جہان ہو
یقین ہی کہ کڑوی لگے خلق کو
تو کوئی نا کہے اسکتین ایک دو

عجب ہے زمانے کی یہہ برضدی
بدی نیکی ہوگئی ہے نیکی بدی

اجی بی بیان چھوڑ دیجو رواج
موافق شرع کے کرو کام و کاج

دل و جان سے تم چلو دین پر
نہ اپنے رواج اور آئین پر

رواجون سے ہوتی ہی نیکی بدی
بدی ہوئی نیکی رواجون سے جی

بہر حال تم چھوڑ دیو رواج
جو کل کام آوے سو کرلیو آج

نوع دیگر

اجی بی بیان پاؤن پڑنا نہین
قدم بوسی کرنے ہی اترنا نہین

تم آپس مین کہیو سلام علیک
خلاف شرع تم ٹھہرنا نہین

تنہا زین پڑہو اور لیو کلوخ
پلیدی نجاست مین پڑنا نہین

نہ غسل و تیمم کے معذور ہو
پہن پاؤن جہیندی انگرکھا نہین

پہن کرتی اوڑنی اور ازار
لباس عربی سے چڑنا نہین

لباس عربی کو تہ کرکے تم
فقط لہنگا چولی اوڑھنا نہین

پڑہو فاتحہ للہ قرآن تم
وہ ملا کے بچھانے سے پڑنا نہین

کرو مرغ و بکری کو تم آپ ذبح
خدا ہی کے نام اس سے کرنا نہین

مگر کاٹنے کاٹ باوا کا مرغ
تقرب سے ثلثا اگر ترنا نہین

اگر چاہے دل کیجے ثانی نکاح
شرک کرکے وونہی ابڑنا نہین

اگر نا کرو تم دگر کوئی کرے
کبھی بیچ مین اسکے پڑنا نہین

سگے فاطمہ تم بھی پیچھے چلو
سوا انکے دامن پکڑنا نہین

بنی فاطمہ پر سے قربان جاؤ
محرم مین کپڑا چھوڑنا نہین

نہ روتون رو کھوڑے چونگے چکھو
اچھوتے ہو چھینکے پہ چڑنا نہین

کسی شہید کے نزدیک جا
بتون کے سر ہیکا کرنا نہین

نہ جاؤ تماشون مین تابوت کے
وے مردونکی بھیڑ دن مین بھڑنا نہین

کہیں دھکا لکھی مین آجاؤ گے — زمین پر سے پاؤن اکھڑنا نہیں
نہ مجنون جلالی کے لیلی بنو — دکھیاری ہو موتی کا جھڑنا نہیں
صفر مین سفر اور شادی کرو — نگر چانولان پت کے جھڑنا نہیں
نہ پتا منگا کر تلوا گل گلے — اسی روز آتا پچھڑنا نہیں
کرو تیزیان تین تیرا تمام — بھی روتی چپاتی کو گھڑنا نہیں
ربیع الاول مین کرو کار خیر — فقط کھیر ہی پر بھبھڑنا نہیں
بھی آخر مین کام آخرت کے کرو — کہے غوث تم اس سے مڑنا نہیں
نہ ہو مردہ دل زندہ شہ سے کبھی — مداری کی ستھری چپڑنا نہیں
شفا دیوے قادر طفیل ولی — دعا گوم کی چل کے پڑنا نہیں
وہ رجب کے کونڈو نیہ شعبا کے — بجانے کتین چمڑے مڑنا نہیں
کرو للہ کھاؤ کھلاؤ طعام — روا چیز کھانے کی گڑنا نہیں
لگا مشعلے مت ہوائی بنو — دیوارون پہ ہاتھی کو جڑنا نہیں
رہو روزہ رمضان مین عید ہی — کبھی روزہ لگنے سے لڑنا نہیں
نہ ہو سیویان شیر و خرما اگر — سر اون سر پکا سکڑنا نہیں
نہ شوال مین دودھ و پانی ملا — بگاڑ اسکو تم بھی بگڑنا نہیں
کرو جیسا ہے حکم بندہ نواز — چراغان ملیدہ رکڑنا نہیں
نہ بچون کو ڈالو بدی کہے بدی — اسے پاؤن بڑی جکڑنا نہیں
بجا لاؤ آداب عید الضحی — ان آداب سے گھٹنا بڑنا نہیں
کرو مت خلاف حدیث و دلیل — نبی سے خدا سے جھگڑنا نہیں
خدا گر نہ دیوے تمہاری مراد — نبی و ولی سے اکڑنا نہیں
جو کہتا ہے مشتاق حق بات ہے — بہر حال دین سے بچھڑنا نہیں

فائدہ کلمے کا صنعت لفظی سے

وہ کلمے سے حاصل ہوے چار بات
کہ ہر کفر اور شرک سے دور ہات

دل و جان سے ہو مطیع رسولؐ
اڑا دینا بدعت او[illegible] رسول

وہ کلمہ جو حرف اسکے بھی چار ہین
وے چارون سے جیسے چار گفتہ ہین

کرین کاف سے کفر اور شرک دور
پڑھین لام سے لا الٰہ حضر و ر[illegible]

مطیع محمدؐ ہوا اس میم سے
ہوا ہے سے بدعت کو کر دیجئے

دوسرا رکن اسلام کا نماز ہی

اجی بی بیان زاہدہ عابدہ
شب و روز ہو راکعہ ساجدہ

کہ ہی دوسرا رکن اسلام کا
عبادت ہو تن من کی جس سے ادا

ہزارون سے دنیا مین ہین کافران
عبادت مقرر ہی ہر ہر کے بیان

کوئی بُت کے آگے ہو رہتا کھڑے
کوئی بیٹھتا کوئی اوندھا پڑے

کوئی غیر حق دل مین دھرتا ہی یاد
فقط منہ سے کوئی اپنے کرتا ہی یاد

مگر مین نمازان کے درمیان
یہی فرق کافر مسلمان ہین

نہ بھاوے کبھو کافرون کو نماز
ہمین ہین نمازون بدل سرفراز

کھڑے ہووین ہم صف بصف با وضو
رکوع اور سجدے کر اللہ کو

سر دین اوسے ہم مناجات سے
مشرف ہوا اس کی ملاقات سے

اسی سے ہمارے تئین ہوا سر بسر
بزرگی ملی کل مخلوق پر

چنانچہ اگر کوئی لائی قیام
درخت و عمارت کا پائی قیام

اگر کوئی زن آپ لائی رکوع
پرندون چرندون کا پائی رکوع

دگر کوئی زن آپ لائی سجود
وہ کیڑون مکوڑون کا پائی سجود

اگر کوئی زن آپ لائی قعود
زمین و پہاڑون کا پائی قعود

تو اس کو خلایق اوپر راج ہی
که یکروز مین پانچ معراج ہے

نہین تو ہووے جہان سے بہتر
سو راس سے ہی خوب تر در خبر

که ہی وه رکوع اندر ای بے نماز
تو کہه کیون ہوی آپ ہی جب نماز

نماز ایک مجمع ہے طاعات کا
وسیلہ ہی ساری عباوات کا

اگر کوی اراده کرے با نیاز
خدا کے لئے اب پترہو نہین نماز

وه ہو صدق سے جب خدا کیطرف
شہادت بیکے کلمے کا پاوے شرف

نه کھاوے نه پیوے جب اندر نماز
اجر سے وه روزے کے ہی سرفراز

ادب سے کھری جب ہو قبلے طرف
خدا اسکو دیویگا حج کا شرف

نمازون کے خاطر ہو کھاوے غذا
بھی اسواسطے کپرے پہنے سدا

وه خرچ اسکا ہو دیگا شش زکوٰة
خدا اسکو نیکی سے دیوے برات

اٹھاوے جو ایذا نمازون بدل
کرے نفس سے اپنے جنگ و جدل

گویا اس نے کی راہِ حق مین جہاد
خدا نعمتین اسکو دیوے زیاد

اجی ہی بیان اب پترہو تم نماز
خبردار سستی مت کرو تم نماز

جو ہین بی بیان آپ تمییز سند
فراغت مین ہون مال و دھن سے انند

ہی ان کے اوپر فرض حج و زکواة
کہان ہم غریبون کو ہے دونو بات

غریب و غنی جب مسافر ہین
یا در دون سے بیمار و افسر ہین

یا روزے سے بیماری ہو بیشتر
نہین فرض روزے تب ان کے اوپر

مگر یہ نماز ایک ایسی ہی چیز
سبھون پر ہے بی بی رہی یا کنیز

غریبی رکھین یا رکھین مال دھن
جوان عورتین ہو وین یا پیر زن

مسافر ہین یا ہون مرضو مین چور
یا بچون کے گہه موت مین ہون ضرور

پیرا نی ہو یا پیر زادی رہے
و یا بیگم و زیر بادی رہے

یا سیدانی سیخانی خاتون ہو ۔ یا مغلانی وایہ یا آتون ہو
کوئی ہو سبھون کے اوپر ہی نماز ۔ موسے تک کے زندونکی سر ہی نماز
اسیواسطے دین کے بی بیان ۔ نمازین بجا لائین ہین ایکسان
نبیؐ کی سبھی بی بیان بیٹیان ۔ سب اصحاب کی بی بیان باندیان
چنانچہ بی بی فاطمہ رابعہ ۔ شب و روز تھے ساجدہ راکعہ
نمازون سے حاصل کیے ہین مراد ۔ نمازون سے پاسے ہین رتبے زیاد
کہ ہیؐ عین فرض خدا یہ نماز ۔ ستون جانیے دین کا یہ نماز
کئی دین قایم پڑھی جو نماز ۔ گرائی اسے چھوڑ دی جو نماز
یقین جب قیامت کا دن آئیگا ۔ نمازون سے پوچھیگا پہلے خدا
کہا حق کرو تم مقرر نماز ۔ نہ مشرک بنو چھوڑ دیکر نماز
خبردار مت بے نمازی رہو ۔ بجز عذر کے بے نمازی نہو
نمازی زنون ہین مقرر ہی راز ۔ کہ ہر حائضہ بولے ہون بے نماز
سولائق ہی بی بی نمازی کنیز ۔ نہے حیض ہین بے نمازی ہو نہین
اگر ہو لہ سنت چھوڑ بیٹھے نماز ۔ نہے حیض ہین پھر کہ ہون بے نماز
وہ جھوٹی ہی اسکی وہی ہی مثال ۔ لگا خون لیتی ہے زخمی کا حال

دلیل

فضیلت طہارت وغیرہ

سنو ای بی بیان اب طہارت کرو ۔ وضو غسل پر خوب عادت رکھو
طہارت کرو جان و دل سے قبول ۔ طہارت سے ہو دین آدھا حصول
بدن پاک من پاک ہو جا پاک ۔ طہارت سے رہتا ہی ایمان پاک
خدا خوش نبی خوش طہارت کی سات ۔ ملک خوش ہین اور روحانیات
طہارت کیے پاک لوگ اختیار ۔ پلیدی پلیدون کو ہی سازوار

پس اب تم طہارت سے ہو پاک ذات — وضو غسل سے یا تیمم کے سات

عبادت نہ جایز طہارت سوا — طہارت بغیر عبادت ہوا

موافق شرع کے طہارت کرو — مگر وسوسون کی نہ عادت کرو

جو عورت رہے بے نمازی مدام — کہان اسکو ہووے طہارت سے کام

اگرچہ ہمیشہ وہ نہاتی رہے — ہو اُجلی بھراری دکھاتی رہے

نہ کچھ اسکی پاکی کو ہی اعتبار — طہارت کے آداب سے ہی گنوار

کبھی پائخانے کو ڈھیلے نہ لے — نجاست سدا لیپ اپنی رہے

تیمم وضو غسل سب ایک بار — کرے ترک فرض نکلے دو تین چار

کرے ترک فرض اور واجب تمام — نمازون مین جو ہین مقرر مدام

وہی بے نمازی بری ناصواب — بری حق ڈباوئی خانہ خراب

کرے نیک بندون کے حق رایگان — جو ہین التحیات کے درمیان

خصوصا حقوق نبی پاک ذات — ڈباتی ہے بدبخت ہر روز رات

سمجھتی ہی اپنے کو پھر وہ گنوار — کہ حضرت کی ہو نہین بھری دوستدار

اسی واسطے در ربیع الاول — پکاتی ہی کچھ کھیر وہ بے اصل

کچھ اس کھیر سے آپ ہی چاٹ جاے — کچھ اورون کو چٹوا نہو راجتای

نہ یہہ دوستداری کے آداب ہین — محبت کے جا نوجد سے باب ہین

خوشی مین غمی مین سبھی کام مین — شب و روز دایم صبح و شام مین

کہے جس طرح ہین رسول خدا — اسی طرح ایمان سے لانا بجا

ہزارون سے بہتر ہا درود و سلام — نمازون مین بھی یا ہو کوی اور کام

اگر پاس اپنے جو ہو پاک مال — خدا نام پر خرچ کر ماہ و سال

بہ الحمد و قرآن تبارک کتین — کرین ہدیہ روح مبارک کتین

یہی عین ہین دوستداری کے کام — یہی ہے محبت علیہ السلام

حقیقت نماز

اجی بی بیان اہل قبلہ تمام — بجسم و بجان قبلہ رو ہو مدام
وہ ہی جسمی قبلہ بنائے خلیل — مگر قبلۂ جان خدائے جلیل
کہ یہہ جسم پیدا ہوا خاک سے — ہویدا ہوا جان خدا پاک سے
پس اس جسم کا اصل کعبہ ہوا — خدا جان کا اصل قبلہ ہوا
رجوع اصل پر اپنے ہو جائیو — کہ ہر شئے رجوع اصل پر اپنے ہو
اٹھو وقت پر بس برائے نماز — بچھا قبلہ رو پاک جائے نماز
رہو پاک پاکیزہ پہنو لباس — ہو بر قعہ سراپا تمھین آپن پاس
کھڑے ہو اللہ اکبر کے ساتھ — اٹھا یا سو اللہ سے اپنے ہاتھ
کرو نفس کو ذبح تکبیر سے — گویا ہووے بسمل وہ شمشیر سے
ادب سے بند ہو ہاتھ سینے اوپر — حیا سے کرو نیچے اپنی نظر
تصور کرو پھر خدا کی جناب — کھڑی ہو نہین اب اپنا دینا حساب
قیامت کے میدانمین تمکو لا — گویا دمبدم پوچھتا ہی خدا
کہ ای بندے اپنا ہمین دے جواب — بدی اور نیکی کا بتلا حساب
خدا ہی کا اسوقت لو آسرا — پڑا اعوذ باللہ وحمد وثنا
سرھا دمبدم اسکو قرآن سے — لرزتے رہو تم دل و جان سے
خطاب آوے پھر تم اپر بار بار — حساب ای فلانے دے تفصیل وار
دی تھی تجھے مین نے عمر عزیز — سراپا دئے ہوش و گوش و تمیز
کئی ہاتھ سے کون سا کار خیر — کئی پاؤن سے کون سا نیک سیر
اسی طرح ہر ایک اعضے کے ساتھ — کئے کام تو کون سا بول بات

تعدی سے ہووین ہزارون سوال
رکوع اندر آجائے بیم سے
سمعا حکم فرمائے عالی جناب
کھڑی ہو کے کہنا کہ یا ربنا
خدا سے خطاب آوے پھر زور سے
نہ دے سکے جواب خدا بار بار
پڑھو اس کی تسبیح اعلیٰ تمام
خطاب آوے پھر سر اٹھا دو جواب
نہ طاقت رہے جب کسی بات پھر
خطاب آوے پھر ادھر آن دو جواب
کرو اپنے دہنے طرف تم خطاب
کہ اے پاک مقبول بندو ذرا
مرے حال اسوقت پر تنگ ہی
جواب ان آتا ہے اے ناصواب
ہو مایوس بائین طرف دو سلام
کچھ اسوقت پر تم مرے کام آؤ
کہین وے بھی اسکو کہ اے رو سیاہ
ہم اسوقت آپی پریشان ہین
جب ان دونو جانب سے ہوئے نراس
کہو یا الٰہی تو ہی دے پناہ
سبھی عمر ناحق کے برباد دی

نہ دے سکے جواب اپنا ہو تنگ حال
پڑھو اس کی تسبیح تعظیم سے
کھڑی ہو کے دے جلد اپنا حساب
لک الحمد یعنے تجھی کو ثنا
جواب اپنے اعمال کا جلد دے
کرے جا دو سجدے مین بے اختیار
وہی جا تو بستی کا اپنے مقام
اٹھو پھر وہین گر پڑو تم شتاب
پڑھو التحیات تم بیٹھ کر
پشیمان ہو اعمال سے بے حساب
سبھی نیک بندون پہ بہر ثواب
شفیع آپ ہر ہو کے لیو بچا
عدد کچھ نہ کر دو شرم ہی تنگ ہی
دے اپنا تو آپ خدا کو جواب
کہ اے دوست تو خیر خواہ ہو تمام
وسیلہ ہو چھٹکار مجھ کو دلاؤ
تو ہی دے جواب آپ ہو عذر خواہ
بد اعمال سے خود پشیمان ہو
پسار اپنے ہاتھون کو صاحب کے پاس
مین آئی ہون بندی تری رو سیاہ
نہ طاعت سے مجھ کو کبھی یاد کی

ہو تیرا ہی میرے تئین آسرا — توئی فضل و رحمت سے مجکو بچا
اگر تو نہ بخشے تو جاؤن کہان — بجز حضرت شافع دوجہان

فائدہ نماز صنعت لفظی سے

نماز اسکی ہین چار حرکت تمام — رکوع و سجود و قعود و قیام
اسیطرح سے جانو لفظ نماز — حروف اسکے ہین چار ای با نیاز
رکوع نون سے میم سے ہو سجود — الف سے قیام اور زے سے قعود
کہ ہی شکل ہر حرف کی ان کے طور — وے چارون اسے دیے چار پاو بغور

فائدہ ثانی

خدا سے جب احمدؐ پہ اتری نماز — نماز اور احمدؐ مین ہی ایک راز
قیام و رکوع و سجود و قعود — ہی احمدؐ کے حرفون سے چارون نمود
جو احمدؐ کو چھوڑا نماز اس سے دور — جو چھوڑا نماز اس سے احمدؐ نفور

تیسرا رکن اسلام کا روزہ ہی

اجی بی بیان صائمہ نیک ذات — مبارک ہو رمضان کی چاندرات
اٹھو سحر کی اب تیاری کرو — نہ بے سحر کے بے قراری کرو
یہ ہی رکن اسلام کا تیسرا — عبادت کو ہی جسم و جان کی جزا
مبارک مہینا ہے رمضان کا — اترنا ہوا جس مین قرآن کا
بہت جس مین خیر اور برکات ہی — اسی ماہ مین قدر کی رات ہی
وہ افضل مہینون سے ہی یکہزار — رہو معتکف اس کا پاؤ شمار
جب آتی ہے رمضان کی چاند رات — جکڑتے ہین شیطان کے پاؤن ہات
بہشتون کے سب کھولتے ہین کوار — جہنم کے بھی باندھتے ہین درار
ملک ایک کرتا ہی پس یون ندا — کہ ای طالب خیر آجلد آ

وای طالب شر تو مت آ ادہر
ملین بعضے نیکی کو دس نیکیان
وہ روزی کی ہین نیکیان بیحساب
اَنَا اَجزِیْ فرما دیا ہی خدا
فضیلت ہی روزے کی جانو بھلی
بھی فرماے ہین یون رسولؐ خدا
جو ہی روزہ دارون کے منہہ مین کی بآر
اجی لی بیان اب کرو خوب غور
عوامون کا روزہ دوم خاص کا
عوامون کا روزہ وہی ہی ضرور
وے خاصونکا روزہ سنو خاص ہی
وے کہاتے نہین من بھر آب و طعام
وہی خاص اور اپنے اعضے ضرور
زبان سے براوہ نہ کہتے کبھی
نہ جہوٹ اور بیہودہ کرتے کلام
نہ ہرگز نچہاتے بدی کی طرف
اسیطرح سے ہاتھہ پاؤن تمام
جو روزہ رکھین آپ خاص الخواص
نہ کہاتے نہ پیتے وطی بھی نہین
کرین ماسوا اللہ کو دل سے دور
اگر ماسوا اللہ کا آتا خیال

تری جاسے یہ نین تورہ دورتر
ملین بعض کو سات سو بیگان
سنو جو خدانے کیا ہی خطاب
جزا یعنے روزے کی مین دیونگا
خدانے کہا آپ اَلصَّومُ لِی
مرا جان و دل ہووے اُن پر فدا
وہ ہی مشک سے خوب تر حق کے پاس
حقیقت مین روزیکے ہین تین طور
عوامون کے خاصون کا ہی تیسرا
وطی اور کہانے سے رہنا ہی دور
کہ روزہ انہون کا پر اخلاص ہی
وطی سے بچے رہتے وے نیکنام
بچا رکھتے بد حرکتون سے ضرور
نہ کانون سے غیبت کو سنتے ذری
زبان ذکر مین رکہتے وے نیکنام
نظر پھیر رکھتے مین اپنی طرف
بچاتے نہ کرتے برا کوئی کام
بلند مرتبے کا وہ روزہ ہی خاص
بچاے حواس اپنے وہ پاک دین
خدا ہی پر اپنے کو سونپین ضرور
تو روزہ ہوا جانتے پایمال

بہر طور تم تیس روزے رہو — پہر چار کی رنج و سنت سہو
برس بہر تو کھاے پئے ذوق سے — رہو تیس روزے تم اب شوق سے

فائدہ روزے کا صنعت لفظی سے

فقط روزہ ہی چار چیزون کے سات — اول دھوئے کھانے پینے سے ہات
رہین عورت و مرد دونون جدا — نہ اعضون سے کوی کام کرنا برا
ہوا و ہوس دل سے کرنا ہی دور — وے چارون سے روزہین آگے او قصور
اسی طرح روزے کے ہین حرف چار — جدا ایک سے ایک رکھتے پکار
کہ ای روزہ دار دِ کر ڈنک نظر — کہ ہم دو رہین چارون بایک دگر
اسی طرح سے تم بھی ای باشعور — پہر چار ہو چار چیزون سے دور
کہے رے کے رمضان روزہ رہو — رو اوروئی کھانے نہین ہاتہ دھو
کہے حرف زے کا کہ اے روزہ دار — نہ زوج اور روزہ مین زینہار
کہے واؤ واقف ہو ای نیکذات — کرو وقت روزے کے مت واہیات
کہے ہے کہ ہو ہو کرو دل سے پس — ہی اللہ بس اور باقی ہوس

چوتھا رکن اسلام کا حج ہی

اجی مان کہ حال حج کا سنو — چلی آو حج کو جہانی بنو
وہ ہی چاردان رکن اسلام کا — عبادات ہر قسم جس سے ادا
جو ہین بی بیان سو ہنہ مال دار — ہی ان کے اوپر فرض حج ایکبار
بشرطیکہ ہون عاقلہ تندرست — رہے سات محرم کوئی من درست
سواری رہے خرچ ہو راہ کا — کرین قصد پس حق کی درگاہ کا
تمھین آزمانے کے خاطر خدا — کیا حکم کعبے کی طواف کا
کرو عیش و آرام اپنے سے دور — مصیبت صفر کی اٹھاو ضرور

چلو چھوڑ گھر دار اپنا وطن — غلام اور باندی سبھی مال و دھن

جو کچھ پاس رکھتے ہو تم مال و زر — چلو خرچ کرتے خدا نام پر

بی بی رابعہ پر کرو تم خیال — مکے کو گئے لوٹتے سات سال

سو تم بھی مشقت اٹھاتے ہوئے — مکے کو چلو لوٹتے لوٹتے

عبادات مین یہ عبادت عجب — کہ مشکل بھی حل ہووے جس کے سبب

حق بغیر توبے سے بخشے نہ جائے — مگر حج کی برکت سے بخشش ہین اپنے

ہو کلمے کا پڑھنا ذرے مین ادا — یک آدھی گھڑی مین نمازین ادا

عبادت ہی روزے کی یک روز کی — مگر حج کی طاعت بڑے سوز کی

کئی دن کئی شب کئی ماہ و سال — گذرنے سے حج ہووے حاصل کمال

مہینون کی برسون کی طاعات ہی — زر و جسم جان کی عبادات ہی

اسی حج کے خاطر سے وہ کبریا — حجاجی بیان کو ہی رتبہ دیا

بہر حال تم اب سکے کو چلو — یلملم مین احرام کو باندھ لو

روانہ ہو جدے سے مکے طرف — پڑھو دل سے لبیک ای باشرف

کرو پہلے طواف کعبے کا جا — دیو بال سر کے براے خدا

بجا لاؤ پھر حج کے آداب کل — بجا لائیے جس طرح ختم رسل

فائدہ حج کا صنعت لفظی سے

سنو حج سے حاصل یہی ہی خطاب — رہو آکے حاضر حرم مین شتاب

کھڑے ہوکے پھر جبل عرفات مین — پڑھو جی سے لبیک ہر بات مین

اسی طرح سے حج کے ہین حرف تین — جو حے ایک ہی جیم دو ہین یقین

پس اس حے سے حاضر حرم مین رہو — چلو جیم سے جبل و عرفات کو

دو جی جیم سے جلد جی ہان جواب — دیئو پڑھ کے لبیک ہو کامیاب

دیکھو پہلے کعبے کا نقشہ یہاں پڑا نقشہ تمکو کھرا ہو دسے		اجی بی بیان حج کے ہو شوقیان بجھا دیکھو منتھی سے یک آنکھ سے

۱ کعبہ ۲ دروازہ ۳ حجر اسود ۴ حطیم ۵ سونے کی پٹی ۶ پرنالہ
۷ حنفی مصلا ۸ مالکی مصلا ۹ حنبلی مصلا ۱۰ شافعی مصلا ۱۱ منبر
۱۲ سیڑہی ۱۳ قبۂ زمزم ۱۴ قبۂ کتب و بیت المال ۱۵ قبۂ قنادیل
۱۶ کھنبے پچرنسی ہر ہر کے درمیان قنادیل لٹکتے ہین باقی اطراف
حصار اور سات منارہین ۱۷ باب السلام قدیم ۱۸ باب السلام
جدید ۱۹ باب النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۲۰ باب العباس ۲۱ باب علی
۲۲ باب العمرہ ۲۳ باب ابراہیم خیاط ۲۴ باب الوداع

اجی بی بیان مسجد مصطفیٰ
عجب عالی شان ہی وہ جنت نشان
وہ مسجد مین روضہ ہی بائین طرف
نہ دروازہ اوسکو نہ ہی راستہ
دہیری مکلل ہین اسکی دیوار
ورے اسکے مسجد کی ہی ہر مکان
وہان سیکڑون اور لاکھون ہزار
نبیؐ کی زیارت کا رکھ دلمین شوق
کھڑے ہوکے وے باادب لاکلام
بجالاوین آداب کل باخشوع
چلو تم بھی ای بی بیان جان سے
رسول خدا آپ فرماے ہین
جو کوی بعد میرے زیارتکو آئے
بھی فرماے یون حضرت مصطفیٰ
خدا پاس حق اس کا ثابت ہوا

مدینے مین ہی پر ضیا باصفا
خمیدہ فلک جس کا ہی سائیبان
ہی ہر ایک دہنے کو اس سے شرف
بند وبست ہی خوب آراستہ
دیوار اسکے باہر کی ہی جالدار
کمان در کمان در کمان در کمان
ملک اور جن و بشر بے شمار
چلے آتے ہین دور سے جوق جوق
پڑہین شوق دل سے نبیؐ پر سلام
نہ کرتے وہان کوی سجدہ رکوع
نبیؐ کی زیارت کو ارمان سے
زیارت کی ترغیب دلواے ہین
گویا وہ مرے تین حیاتی مین پاے
زیارت کرے جو مری باصفا
شفیع اس کا مجھ کو بناوے خدا

غرض اب چلو تم زیارت بدل
نمونہ یہان اس کا دیکھو اول

مسجد نبویؐ روضۂ نبویؐ تربت فاطمہؓ صفّہ محراب عثمان
منبر کنوا املی کا جھاڑ خرمے کے جھاڑ بیر کا جھاڑ
نیا دروازہ باب النسا اس مقام مین
باب جبریل ہی۔ باب الرحمہ باب السلام

نقشۂ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

پانچوان رکن اسلام کا زکوٰۃ ہی

اجی بی بیان ہو سچی نیکذات — برائے خدا مال کا دو زکوات

یہہ ہی رکن اسلام کا پانچوان — ہی اس سے عبادات مالی و جان

محبت خدا کی ہی سب کو ضرور — سو ہر کوی محبت مین کرتا غرور

اسی واسطے آزمانے خدا — زکوات اپنے مالونکی دیوے کہا

محبت مین سچے جو تھے خاص و عام — یہی تین طبقے ہین انکے تمام

طبقۂ اول

خدا کے جو بندے بڑے خاص ہین — خواصون ہین سارے پر اخلاص ہین

خدا نام پر وے لٹاتے ہین مال — ابو بکر جیسے تھے اللہ کے لال

تھی انکو خدا سے محبت کمال — سو یکدم دئے مال پورا نکال

طبقۂ دوم

بعض نیک جیسے بعض نیک مرد — زنون اور مردون ہین نادر ہین فرد

اگرچہ تونگر ہین صاحب نصیب — غریبون کے مانند رہتے غریب

نہ مال اپنا یکدم لٹاتے مگر — دیوین وقف کر کر کے غربا کو زر

نکرتے زکواتی کے مقدار بس — زیادہ خرچنے پر انکو ہوس

غریبون فقیرون کو مثل عیال — شفقت سے ہین پالتے ماہ و سال

طبقۂ سوم

کھرے لوگ بعضے جو ہین نیکذات — خوشی سے فقط جلد دیتے زکوات

زیادہ خرچ کرنے سکتے نہین — فقیرون پر احسان رکھتے نہین

یہ ادنی محبت ہی اجی بی بیان — ہو تم کس طرح خوب سوچو بیان

سبھی مال جب تم نہ دینے سکو — یا ادہا یا پاو یا ادہا پاؤ دو

بھلا دو نہ دو بہت ای بی بیو — براے خدا جتنا دینا ہی دو
گر اتنا بھی تم سے نہ ہووے ادا — محبت تمھاری ہی باد وہوا
بخیلی تمھارے پہ ہووے ختم — نہ مار و محبت مین تم جھوٹ دم
زکواتون کے دینے سے دل کے ضرور — کسافت بخیلی کی ہوجاوے دور
زکواتون سے ہو شکر نعمت ادا — جو تمکو خدا نے تونگر کیا
نہ غربا کے مانند ہو خالی ہاتھ — غرض کیجئے تم ادا ے زکوٰۃ
وگرنہ وہی مال اژدہا بنے — لپیٹ جائیگا کل تمھارے گلے
خدا پاس دینا پڑیگا حساب — ابھی اپنا کر لو حساب وکتاب
وہ صاحب کا تم پاس امانت ہی مال — تم اس مال پر مت کرو آنکھ لال
مت اس مال زر کی کرو آرزو — وہ ہی زر درو تم کرو زرد رو
تم اس زر درو کا کرو روسیاہ — خدا پاس ہو سرخ رو سال و ماہ

فائدہ زکوات صنعت لفظی سے

سنو بولتا ہی وہ لفظ زکوات — کہ ای اہل زر دیو زرے سے زکوات
یا کل مال دو کاف سے ایکدم — رہو پہلے طبقے مین ثابت قدم
یا دو واو سے وقفہ کرکے مال — دوم طبقے والون کا پاؤ کمال
یا تعداد کرنے سے دو مال زر — سیوم طبقے والون کا پاؤ اجر

گوشے کا بیان

اجی بی بیان گوشہ پردہ کرو — نظر پھیر لو پاک ہر دہ کرو
سدا چادر عصمت سے اوڑھی رہو — حیا سے پرت اپنی جوتری رہو
وہ بد نظری کتنی کو کر مار مار — لئیو ناک چوٹی تم اسکی اتار
کرو بے حیائی کا بد نام نام — بے ایمان ہی مت رکھو اس سے کام

بندوری جو بیعزتی ہی چھنال — سندنا سر ازا خاک و ڈیونکال

ہو بے شرمی باندی کا خانہ خراب — کبھی مت رکھو اسکا تم آب وتاب

کرو بی حجابی کا تم عیب فاش — سدی پاک دامن کی اسکو تلاش

رسول خدا پوچھے ای فاطمہ — طفیل انکے ہو خیر پر خاتمہ

بھلی حق مین عورت کے ہی کون بات — سو فرمائے خیر النسا پاکذات

وہ اپنی کو غیرون سے بالکل چھپائے — بگانون کو خود آپ بھی نا بجھاے

اگر فاطمہ کی ہو تم باندیان — کرو اس نصیحت پہ قربان جان

سنو پھر جو صاحب نے قرآن مین — کیا حکم عورات کی شان مین

وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ

کہا حق نے قرآن مین ای نبی — تو کہہ مومنہ عورتون کو سبھی

کہ وے تک رکھین نیچے اپنی نگاہ — بھی اپنی بچاتی رہین شرمگاہ

نگہ نیچے کرنے سے ہی یہ مراد — نہ دیکھین بگانون کتین ہی فساد

بچانا شرمگہ سے حاصل یہی — ہو عورت سراپا چھپائی ہوئی

وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا

نہ دکھلاوین اور آپ اپنا سنگار — مگر جو کھلی چیز ہو اس سے بہار

کچھ اک منہہ سے اور ہاتھ کی انگلیان — روا پاؤن کا پنجہ ہونا عیان

وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ

گریبان پہ اوڑہی رہین اوڑہنی — نہ زینت کو دکھلائین اور اپنی

مگر اپنے خاوند کے رو برو — سنگار اپنا بتلاوین اور آپ کو

أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ
إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ

مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُولِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَىٰ عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعًا أَيُّهَ الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ۝

پدر اور سسرے کے بھی سامھنے
پسر اپنے اور اپنے خاوند کے

برادر بھتیجے ہو یا بھانجے
یا آگے سگی نیک عورات کے

بھی آگے کنیزون کے یا تابعین
جو بن خواب و خور جانتے

بھی لڑکون کے آگے جو معصوم ہین
زنون کے نہ بھید انکو معلوم ہین

زمین پر دھمک یون نہین پاؤن مار
کہ معلوم ہو جس سے اپنا سنگار

کرو توبہ سب مل کے اللہ پاس
ای ایمانیو ہی بھلائی کی آس

پس ای بی بیان فکر گوشہ کرو
وہ گوشے کا ساتھ اپنے توشہ کرو

وہی دین و دنیا مین کام آئیگا
نہین تو برا انکا نام آئیگا

تتمہ

روایت ہی اک دن نبی پاک ذات
تھے بیٹھے ہوے لیکے ازواج سات

وے ازواج ہین مادر مومنان
یک اندھے صحابی چل آئے وہان

لقب ام مکتوم عبد اللہ نام
پسر ام مکتوم کے لا کلام

رسول خدا بیبیون سے کہے
تم اب ساری پردے مین ہو جائیے

کہی ام سلمہ نے ای حضرتا
وہ اندھا ہمین کسطرح دیکھتا

سو فرمائے بی بی کتین شاہ دین
وہ اندھا ہی لیکن تم اندھے نہین

تصدق مین حضرت کے آداب پر
کہ کس تربیت پر تھے ان کی نظر

تھے حضرت کے بچے صحابہ سبھی
کئے باوجود اس کے گوشہ نشی

اب اس باور دین دیکھئے غور سے
کہ کہیں کس سے گوشہ ہو کس طور سے

اگرچہ رہے دوست اپنا سگا
مسلمان بڑا متقی پارسا

رہو گوشے پر دین کو نا قبول
کئے حکم جیسا خدا و رسول

خصوص اس زمانے مین ای نیکذات
کرو گوشہ اپنے کو پیرون کے سات

اگرچہ کرین وے بہت آ منے
نہ نکلو کبھی انکے تم سامھنے

وے گرچہ رکھین مثل موسیٰ عصا
گھرانے مین عالی بڑے پارسا

انگوٹھی سلیمان کی لیکے ہات
کرین مثل عیسیٰ فصاحت کی بات

پہن کرتنی آوین قرآن کی
نہ باور کرو ان کی انشا کبھی

کہو کیا خدا ان کو بولا کہین ہے
کہ پیرون سے عورت کو گوشہ نہین

نبیؐ یا کہین تم کو فرما گئے
کہ پیرون سے گوشہ نہ کوی کیجئے

خصیصہ تھا بلکہ نبیؐ پاک کا
کہ عورات سے ان کو گوشہ نتھا

جوان بوڑھیان ملکے حضرت کے پاس
چلی آتی تھین کہہ مریدی کی آس

کسی وقت حضرت نبیؐ پاکذات
نہ کس کا لئے ہاتین اپنے ہات

پھر ان مرشدون کو کہان ہو جلال
کہ نیگانیون پر کرین آنکھ لال

کہان غیر محرم کو چھپنا روا
کہان ہاتھ مین ہاتھ لینا بھلا

کہان انکو جایز ہے عورات سے
کرین مسخری کھیل اور بات سے

کہان انکو جایز ہے ہر روز و رات
کہ ان سے کرین بیٹھ خلوتین بات

اجی بی ہوا انکی مانو نہ بات
وے بد نظری آخر کرنے مین کھات

وے مانی ملون کو نہ سجدہ کرو
قدم پر نہ سجدے بدل سر دہرو

شنبہ

اجی بی بیان بندگی کیجئے
خداہی کے سجدے مین سر دیجئے
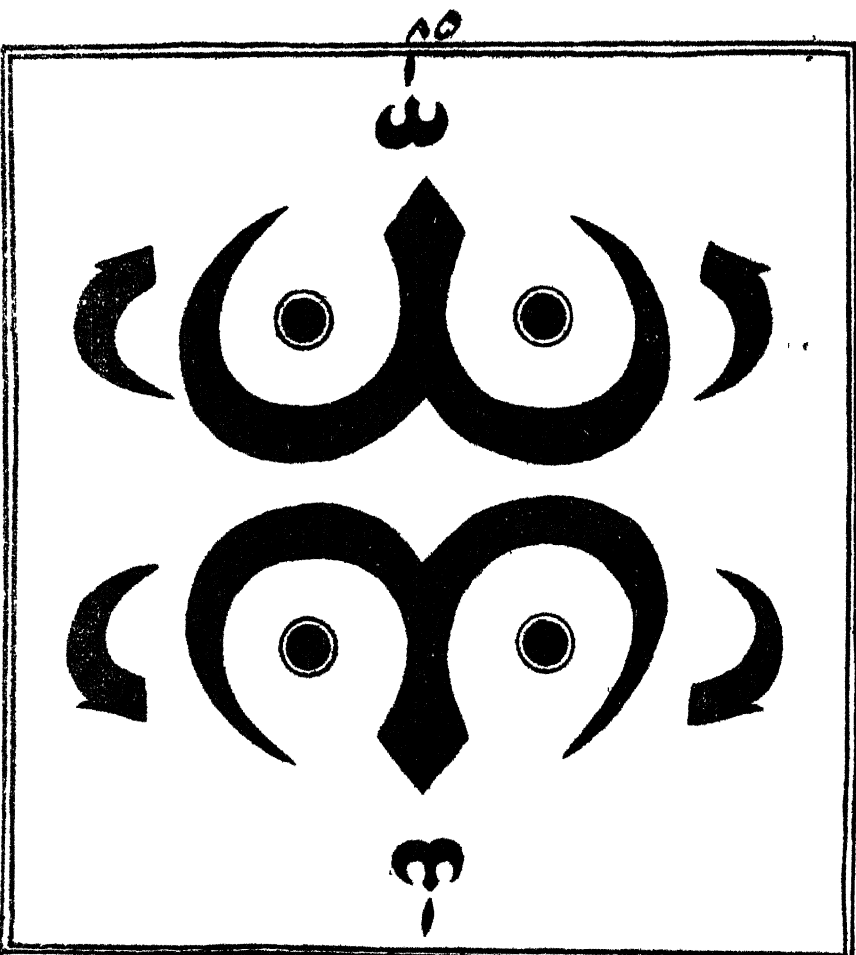
یہ انسان بندہ ہی درگاہ کا — سو نقشہ ہی چہرے پہ اللہ کا
اگرچہ ہی نقش اس کے چہرے اپر — مگر جابو مت اسکو اللہ کر
اس لیکھے کا ضد اسم اللہ ہی — ضد اسکا یہی بندہ درگاہ ہی
پس اس نقش اعظم کو اللہ کے — نہ پیرون کے قدمون پہ مل دیجئے
تم اس اسم اللہ کو جان کر — نہ سجدہ کرو پیر کو مان کر
نماز جنازہ مین اس ہی لئے — نہین سجدہ جایز نبیؐ نے کہے
پس ای بی بیان سجدہ انسان کو — کرو مت ہی نقصان ایمان کو
وہ انسان ہی تم بھی انسان ہو — پھر انسان کو سجدہ ہی کا ہیکو
وہ سجدے کے لایق ہی اللہ پاک — نہ آب و ہوا ہی نہ آتش نہ خاک

فائدہ

سنو خاندانے کی ہی یک بات اور　　کہون تم سے دل مین کرو خوب غور
کہ اس نقش کو دیکھ بعضے فقیر　　سمجھتے خدا ہی یہی بے نظیر
اسیواسطے منہ پہ ہاتان پھرا　　کہین دیکھ لو تم یہی ہی خدا
خبردار ہو اس کو گرو مت یقین　　کہ جو ہے یقین خدا وہ نہین
اگر وہ خدا ہی تو ہم بھی خدا　　بہت بھی خدا اور کم بھی خدا
معاذ اللہ یہ تو بری بات ہی　　خدا بے تعین ہے یکذات ہی

تنبیہ

اجی بیوہ بی بی سہاگن ہو　　نہ میرے پہ تم آگ بالکن ہو
کہو نہین تمہاری بھلائی کی بات　　ہووے جس سے میری تمہاری نجات
اگر ہووے خواہش تو کیجے نکاح　　وہ سنت نبی کی ہی اسمین صلاح
نہ جانو تم اپنے سے وہ غیر ہی　　سنو جو کچھ اس کام مین خیر ہی
جو عورت کرے اپنا ثانی نکاح　　وہ ہی چین و عشرت صبح شام صباح
اول حرد سگانہ ہوتا ہی خویش　　ترقی ہی اولاد کی اور عیش
زنا سے طعن ہنسون سے بچے　　بھی شیطان کے وسوسون سے بچے
جہنم کی آتش کا ڈر کا نہین　　بھی کچھ اسکی عصمت مین کھٹکا نہین
ادہر عیش ہی اور آرام ہی　　اودہر چین جنت مین انعام ہی
کہے کوئی کچھ اسکتین عیب سے　　وہی عیب اس کو لگے غیب سے
نکمتی ہے کا جو کوی عیب لائے　　خدا غیب سے عیب روزی کرائے
اگر دل تیچاہے کرو مت نکاح　　اگر طعنہ زن بھی ہو نہی صلاح
نہی کی جو تھین بی بیان بیتیان　　ہوے ہین نکاح ان کے دیکھو بیان

ازواج النبی ص
ریحانہ
باندی
ماریہ بنت شمعون
باندی
اولاد النبی ص
رقیہ
بی بی خدیجہ سے
بی بی خدیجہ سے
بی بی خدیجہ سے

فاطمہ مان بی بی
حضرت علی والد
پہلا نکاح عمر سے
ام کلثوم
چوتھا عبداللہ سے
دوسرا عون سے
تیسرا محمد سے
نبی کی سالی
بی بی میمونہ کی بہن
پہلا نکاح جعفر سے
بی بی اسما
غسال بی بی فاطمہ کی
دوسرا صدیق سے
تیسرا علی سے
حضرت نبی والد
بی بی خدیجہ مان
بی بی رقیہ
پہلا نکاح عتبہ سے
دوسرا عثمان سے
حضرت نبی کی ساس
بی بی عائشہ کی مان
بی بی رومان
پہلا نکاح عبداللہ بن سخرہ سے
دوسرا صدیق سے
خبردار کوئی عیب انکو لگاے
… اسکا ایمان جاے
جہان مین کسے ویسی عزت نہین
کہین … نہین
خدا ہی کا جو کچھ حکم ہی
وہی حکم … ہی
اسی مین ہی عصمت شرافت تمام
اسی مین ہی … تمام
سوا اسکے جو کچھ ہی بے غیرتی
بے ایمانی بے … عزتی
شوہر کا حق
اجی بی بیان اپنے خاوند سے
… پیرت سے رہو … ملے
ہی اسکے سبب سے تمھارا سہاگ
اسی سے تمھارے … بھاگ
اسی سے ہو دنیا مین تمکو آنند
اسی سے قیامت مین … سربلند
اسی کے سبب تمکو دولت ملے
اسی سے یہ نجبتان تمھارے کھلے

وہ مالک تمہارے ہوا بخت کا
کبھی ساتھی سنگاتی بنا تخت کا

پس اسپر فدا ہو دل و جان سے
بجا لاؤ فرمان ارمان سے

سنو جو کہیگا بھلائی کی بات
رہو با ادب اسکے تم ساتھ ساتھ

سنوارو سنگار و پہن اور کر
حیا سے رکھو نیچے اپنی نظر

رہو اور سو ندسے سلونے سدا
تبسم سے ہنس مکھ رکھو چاند سا

نہ آواز تم اس سے اونچی کرو
خوشی اسکی ہر وقت سونچی کرو

بچھونا رکھو اوس کا آراستہ
سب اسباب ہر جاے پیراستہ

نگہبانی چیزون کی پوری کرو
نہ ہرگز تم اس مین قصوری کرو

اگر آوے باہر سے تعظیم دو
کہو السلام و علیک آگے ہو

کھلاؤ پلاؤ بتر سے چین سے
رہو منتظر اسکے فرمان کے

اگر چاہے تم جا رہو جلد پاس
خوشی ساتھ برلاؤ اس دل کی آس

ہمیشہ رکھو چین و آرام سے
خفا مت کرو اسکو کوی کام سے

وہ حاکم تمہارا ہو محکم تم
چلو اس کے حکمون اپر کل ہم

مگر جب خلاف شرع ہووے کام
کرو مت عمل اس اپر ہی حرام

قیامت مین عورات سے ذو الجلال
نمازون کے پیچھے کریگا سوال

کہ تم اپنے مردون کے حق کو ادا
کئے یا نہین کرکے پوچھے ذرا

اگر مرد کی نکپری سے لہو
بہے پیپ دوسری طرف سے کبھو

گر عورت زبان سے کرے پاک تو
نہ کچھ مرد کے حق سے اترائی ہو

اگر مرد کے واسطے کوئی زن
کرے ایک چوچی کو اپنے تلن

سگا دسری چوچی کا قلیہ بنا
رکھی اپنے شوہر کے آگے لجا

اگر مرد اس پر بھی راضی نہو
وہ عورت قیامت مین ای نیک خو

رہیگی یہود و نصاریٰ کے سات | اجی بی بیان ہی یہہ عبرت کی بات
ہووے غصہ عورت پہ خاوند جب | خدا بھی اس عورت پہ کرتا غضب
اگر ہووے عورت سے خاوند خوش | تو اس زن سے ہووے خداوند خوش
ملایک سے فرمادیا یون خدا | کہ شاہد رہو ای فرشتو ذرا
اگر کوئی زن اپنے شوہر کے سات | کئی ایسی ایک دل دکھائیگی بات
کہ جس بات سے مرد ہووے خفا | یقین اس سے بیزار مین بھی ہوا
قیامت کے دن مین اس عورت اپر | نہ رحمت سے ہرگز کرونگا نظر
بہرحال تم سب اجی بی بیان | رکھو اپنے شوہر کو خوش ہر زمان

روح کے پادشاہی کا بیان

اجی بی بیان جان کو جان لو | وہ دستا نہین اس کو پہچان لو
وہ ہی عالم امر سے ایک شئ | نہ آوے نظر پر حقیقت مین ہی
نبیؐ سے کئے لوگ آکر سوال | کہ ہی روح کیا چیز ای باکمال
خدا پاس سے حکم جبرئیل لائے | قل الروح من امر ربی سنائے
سو فرمائے سب کو وہ حضرت نبیؐ | فقط ہی حقیقت یہی روح کی
ہین اقسام بندون کے دو طور پر | شہادت ہی ایک امر جانو دگر
جو چیزین کہ دستی ہین بروز و شب | جماد و نبات اور حیوان سب
ستارے سبھی اور سات آسمان | شہادت ہی نام اسکا ای بی بیان
جو دستی نہین وہ ہی باریک شئ | دل و روح و نفس عالم امر ہے
مگر سب مین اعلیٰ ہی روح مقام | وہ بندہ خدا کا ترا نیک نام
خدا کل عالم کا ہی بادشاہ | سب اجسام و ارواح اسکے سپاہ
تمام مین روح ایسی طرح سے | بہ حکم خدا بادشاہی کرے

وہ ہی جسم کے شہر مین بادشاہ ‌ ‌ ‌ حواس اور صفتین ہین اسکے سپاہ
سبھی قوتان تن کے اعضے تمام ‌ ‌ ‌ ہین اس بادشہ کے رعیت غلام
وزیر عقل شہوت عملدار ہے ‌ ‌ ‌ غضب غصہ کتوالِ بازار ہے
اسی طرح سے جانو ہر ایک شئی ‌ ‌ ‌ بامر خدا تن مین موجود ہے
یہہ چھوتا بدن گرچہ ہے مختصر ‌ ‌ ‌ تمامی جہان اس مین ہی جلوہ گر
تم اس جسم کو جانو مثلِ زمین ‌ ‌ ‌ زمین کے ہین کل سات طبقے یقین
اسیطرح تنکے بھی اندام سات ‌ ‌ ‌ شکم پشت سر اور ہر پاؤن ہات
زمین مین ہوے زلزلہ گاہ گاہ ‌ ‌ ‌ جمائی ہی اس تن مین چھینک اور آہ
زمین مین تو ہین جابجا ندیان ‌ ‌ ‌ رگان تن کے ہین ندیان درمیان
زمین مین تو ہی آب میٹھا گرا ‌ ‌ ‌ سیہ سرخ شور و نچھل گد گرا
بھی اس تن مین سب قسم کا آب ہی ‌ ‌ ‌ لہو پیپ دودہ آنسو پیشاب ہی
زمین کے اپر جھاڑ ہین گھانس پات ‌ ‌ ‌ یہان رون ہی بال اور ناخنکے سات
زمین کے اپر جابجا ہین پہار ‌ ‌ ‌ سراپا ہین اس جسم مین تن کے ہاڑ
دماغ آسمان ہی ستارے حواس ‌ ‌ ‌ پسینہ ہی برسات کیجو قیاس
دو آنکھین تمھارے ہین شمس و قمر ‌ ‌ ‌ سمجھاتے ہو تم جس سے زیر و زبر
فلک پر ہین برج اور بارا تمام ‌ ‌ ‌ بھی اس تن کے دروازے بارا مدام
فلک کے اوپر سات سیارگان ‌ ‌ ‌ ہین اس تن مین عضو رئیسہ عیان
جگر تلی دل معدہ گردہ دماغ ‌ ‌ ‌ بھی ہی ساتوان پتا مثل ایاغ
فلک چارون عنصر پہ ڈیرا دیا ‌ ‌ ‌ یہہ تن بھی عناصر پہ گھیرا کیا
فصل ہر برس چار ہین چار بار ‌ ‌ ‌ سو اس جسم مین خلط بھی ہین چار
لڑکپن زمستان جوانی بہار ‌ ‌ ‌ گرما یا خزان پختگی تا بدار

برس بھر کے ہین تین سو ساٹھ دن — ہین اس تن کے بند اتنے ہی لیو گن

جہان کے کسب کرنیوالون کا حال — ہین اس تن مین موجود کیجے خیال

وہ قوت ہین معدہ مین ہی ہضم کا — بھتیارون کے مانند ہی بے بہا

وہ قوت جو کھانے کو دو حصے کر — اصل بھیجد یوے بہ طرف جگر

فضل انتڑیون کی طرف بھیجتا — وہ تلی ہے تن مین تمھارے بجا

وہ قوت جو معدے کا فضلہ تمام — جھٹک دیوے ہی خاکروب اسکا نام

بدل مین غذا کو جو رنگ دیوے لال — وہ قوت ہی رنگریز تن مین بحال

جو قوت لہو تن مین ہر کہین لیجاے — وہ قاصد کے مانند ہی نیک راے

جو چھاتیون مین جو کرتا ہی شیر — وہ قوت ہی دھوبی بد نہین نظیر

اسی طرح کے قوتان صبح و شام — دیوین جسم کی سربراہی تمام

ہزارون سے اس تن مین ہین صنعتیں — کہان تک سماوے کسی عقل مین

رگ و ریشے تن مین کئی ہین ہزار — گویا جال در جال ہین پیچدار

کبھی ہین سیکرون مار آرے کھڑے — کئے انمین چھوٹے کئے ہین بڑے

وہ ہر ایک نت اپنے ہی کام پر — تم اس کام سے ہو سدا بے خبر

کرو غور اپنے مین ای نیک نام — جو ہوتا ہی اعضون سے ہر ایک کام

غذا جبکہ انسان کے منھ مین جاے — زبان اسکو دانتون مین دیکر چباے

کرے وہ اس غذا کو ترے تر بتر — مثانا اینچ لیتی ہی پر جب اندر

غذا جا کے معدہ مین پکتی ہی اور — نتھرتا ہی اصل اس غذا کا بفور

جگر آپ اس اصل کو پھر پچاے — بنا کر لہو تن بدن مین بہاے

جو ملتی کہ معدہ مین سودا بنے — وہین اینچ لیتی ہے تلی اُسے

پتہ کف اس اپر آوے صفرا تمام — وہ صفرے کو دیتا ہی پیتے نے تھام

ہووے خون مین جیکہ پانی سرس | تو گردہ اسے اینچ لیتا ہی پس
اسی طرح سے ہر ایک اعضا مدام | کرے خدمت اس تن کی ہر صبح و شام
غرض قوتان اور اعضے تمام | ہین اس روح کی سلطنت مین مدام
وہ روح انکا مختار و سردار ہی | اسی جسم مین اسکا دربار ہے
تم اس روح کی سلطنت دیکھہ کر | خدا کی خدائی کو سمجھے نظر
خدا کی خدائی ہی بے انتہا | غرض جسم و جان اسکے بندے سدا

خاتمۃ الکتاب

اجی بی بیان تم پڑھو اب یہ کتاب | بفضل خدا ہو چکی سب کتاب
تمھارے لئے از براے خدا | لکھی مین نے خاصی کتاب جدا
صبح و شام دن رات ہر سال و ماہ | سبھی بی بیون کی وہ ہی خیرخواہ
وہ گھر کلبری جیسی خاتون ہی | سبھی بی بیون بیچ آتون ہی
وہ پہلے سکھاوے عقاید کی بات | فقہ سیکھنے بولتی ہی نکات
خدا کی ثنا اور نعت نبی | پڑھاوے صحابہ کی تعریف بھی
امام اور علما کی حرمت جتاوے | ادب آل و اصحاب کا کر بتاوے
دیووے پیریون سے نبی کی خبر | بھی چارون خلیفون کے جد و پدر
زمین آسمان کا کہے سن و سال | حوا اور آدم کے ہونے کا حال
مساحر پناسب کا ثابت کرے | کہے پانچون منزل کو تفصیل سے
بیان صلب کا بولے تفصیل وار | شکم اور دنیا کا سب کاروبار
خرابی کو دنیا کے ظاہر کرے | تمھارے عدون سے ماہر کرے
ڈراوے تمھین موت کی بات سے | قبر کی اندھیری کی آفات سے
یقینی قیامت کی تم کو دلاوے | محبت کو دنیا کے دل سے بھلائے

ڈبوے تم کو اسلامیت سے خبر
کئی فائدون سے کرے بھرور

کبھی سختی کلمے کا بولے تمام
ڈبووے کفر اور شرک ان سے تمام

خبر ڈبوے نیک اور بد کام سے
نبی کے طریقے کے احکام سے

ڈبوے بی بیون سے نبی کی خبر
کہین کتنے کنیز اور دختر پسر

پڑہاوے نماز اور روزہ رکھائے
زکوۃ اور کعبے کی رغبت دلائے

کبھی وہ تو کعبے کا نقشہ بتای
مجانی صفت گاہ روزہ دکھاے

کبھی ہوکے پیرانی وہ خوش صفت
کہے جسم اور جان کی معرفت

یہہ آتون تم پر مہیا دار ہی
وفادار ہی اور غمخوار ہی

پڑھاوے تمھارے تئین صبح و شام
نر کھتی کبھی ہدیہ فدیہ سے کام

نہ چھپی تمھارے سے پیشہ کا سر
نر کھتی ہی وہ کھانے کپڑے کی آس

کبھی لیتی عیدی براتی ہنین
کہین چھوڑ کر تم کو جاتی ہنین

پڑھاتی ہی تم کو سکھاتی ہی اور
ہنساتی کھلاتی محبون کے طور

بہر طور ہونے تمھاری نجات
بلا ہاتھ مین ہاتھ رہتی ہی سات

اگر تم تمام اسکی مانوگے بات
تو البتہ ہوگی تمھاری نجات

اسی طرح سے باپ بھائی پسر
بھی خاوند کو نین قیامت مین قدر

نہین تو جہنم مین جاوین گے سب
کہے راویان یہہ ہی اسکا سبب

کہ یک زن کے خاطر سے مردان چہار
جہنم مین جاوینگے ہو زار زار

قیامت مین جب کوئی زن کو خدا
جہنم مین جانے کو فرماویگا

وہ عورت کہیگی پسار اپنے ہات
الٰہی مرے باپ کو بھی دے سات

بھی خاوند کو بھائی بیتا مرا
سیے چاردن کو دسے شاہی کبریا

وہ گر چہ مرا باپ دنیا مین تھا
حقیقت مین نکلا وہ دشمن مرا

جنا پالا اگرچہ وہ میرے تئین
پڑھایا نہین علم کچھ دین کا
اگر مین خلاف شرع چلتی چال
نہ ٹھوکا کبھی دین کے کام پر
گیا جب مرا باپ دنیا سے مر
نہ وہ بھی سکھایا پڑھایا مجھے
وہ خاوند مین اسکی عورت بنی
تھا خاوند کو بچے جننے سے کام
اگر کچھ بگڑتا مرے ہاتھ سے
اگر سالنے کا بگڑتا مزا
اگر کھانا ڈھیلا رہے دو تر کر
نہ یون اگر روٹیان وقت پر
کبھی دفتر دین کھولا نہین
رکھا دام مین وہ مجھے روک کر
کبھی دام مین اس کے شام و سحر
جب اسکا بھی سایہ سر سے گیا ڈھل
نہ وہ بھی سکھایا مجھے علم دین
رہا کھیل مین آپ مشغول ہو
اگر کھانا اس کو نہ ہو وقت پر
اگر وہ کسی بات پر روٹھتا
اسی واسطے عمر برباد ہو

مگر علم کچھ بھی سکھایا نہین
ہمیشہ سے دنیا کے دھندے مین تھا
نہ لاتا کبھی اپنے دل مین ملال
بھی روٹھا نہین اس کے احکام پر
مرا بھائی والی ہوا میرے سر
لیا ایک کے کاندھے چڑھا یا مجھے
بھلا تھا مری مان نہ ہوتی جنی
کیا عمر برباد میری تمام
مجھے مارتا مکّی اور لات سے
تو ڈویون سے دیتا مجھے وہ سزا
کرے مار میرا دانا دان سر
تو آتا بناتا مجھے پیس کر
مجھے علم کی بات بولا نہین
بہت تھوکتا تھا ذری چوک پر
اسی واسطے مین رہی بے خبر
ہوا والی میرا اُسی کا نسل
یہہ نیکی بدی کر جتا یا نہین ٹک
لیا جان وہ اقربان میرے وہو
تو وہ دور کر پہنچتا میرا اسر
تو سمجھاتی سمجھاتی سر پھوڑتا
رہی دین سے محروم ناشاد ہو

خدا پس فرشتون کو فرماویگا
لیجا انکو دوزخ مین دیوُ سزا
غرض جاوین پانچون جہنم مین چل
جلینگے ہزارون برس ہاتھ مل
اجی بی بیان جلد ہوشیار ہو
اس آتون کے تم خریدار ہو
بہت اس سے سیکھو گے تم قاعدے
بہت پاوُگے دین کے فائدے
جو کرنے کے ہین کام پہلے کرو
توکل اپر بعد تم دل دھرو
اول علم سیکھو کرو پس عمل
دعا مانگیو پھر توکل کے بل

الٰہی طفیل بی بی فاطمہ
ہمارا تو کر خیر پر خاتمہ

اجی صاحبو شاعر و جز رسو
مری شعر پر تم کبھو مت ہنسو
ہنر شعر کا مجھ کو آتا نہین
مجھے نظم کہنا سہاتا نہین
نہتی عورتون کے لئے کوی کتاب
لکھا چند اوراق سو ہوی کتاب
زنانی عبارت زنانی لغات
زنانی لب و لہجہ اور انکی بات
زنون کے تئین تا کہ مرغوب ہو
اگرچہ یہہ مردون کو معیوب ہو
اگر ہو خلافِ شرع کوئی بات
کرو پہلے تادیں ای نیکذات
بن آوے تو بہتر نہین چھوڑ دو
بعد ور اسے توڑ کر جوڑ دو
وگر خوش نہ آوے تمہین کل کتاب
اٹھا رکھئے در طاق بہر صواب
تا آئندہ آئندگان خاص و عام
بہ خذ ما صفا دع کو فرماوے کام
الٰہی تو مشتاق کی ہر خطا
طفیل نبیؐ عفو کر کر عطا
ترے پیارے مقبول کے واسطے
اسے بخشدے بخشدے بخشدے
کیا جیسا تونے یہہ پوری کتاب
اسی طرح دے اسکو پورا ثواب

... باب بعون الملک الوہاب در مطبع فردوسی ... غلام محمد